سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

جمعرات،11۔جون2015
(یوم الخمیس،23۔شعبان المعظم1436ھ)

سولھویں اسمبلی:پندرھواں اجلاس

جلد15:شمارہ 2

125

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،11۔جون2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹسز

سرکاری کارروائی

(مورخہ 15-06-10 کی فہرست کارروائی سے باقی ماندہ کارروائی،اگر کوئی ہو)

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون تشدد کے خلاف تحفظ خواتین پنجاب 2015(مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تشدد کے خلاف تحفظ خواتین پنجاب 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تشدد کے خلاف تحفظ خواتین پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود و بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تشدد کے خلاف تحفظ خواتین پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

126

2۔ **مسودہ قانون موٹر وہیکل کاروبار لائسنس ہولڈرز پنجاب 2015**(مسودہ قانون نمبر29 بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون موٹر وہیکل کاروبار لائسنس ہولڈرز پنجاب 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون موٹر وہیکل کاروبار لائسنس ہولڈرز پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبکاری و محصولات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون موٹر وہیکل کاروبار لائسنس ہولڈرز پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون (دوسری ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015**(مسودہ قانون نمبر28 بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبکاری و محصولات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 منظور کیا جائے۔

127

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس

جمعرات،11۔جون2015

(یوم الخمیس،23۔شعبان المعظم1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر12بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾

سورۃ النّسَاء آیات 69 تا 70

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (69) یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ جاننے والا کافی ہے (70)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا مصطفیٰ خیر الوریٰ تیرے جیہا کوئی نئیں
کینوں کہواں تیرے جیہا تیرے جیہا کوئی نئیں
گود وچ لے کے سرکار نوں سوہنے مٹھن منٹھار نوں
آکھے حلیمہ سعدیہ تیرے جیہا کوئی نئیں
اقصیٰ دے وچ آقا میرے پڑھ کے نماز پچھے تیرے
نبیاں نے وی ایہو کیہا تیرے جیہا کوئی نئیں

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کل ایک سوال pending کیا گیا تھا اور آج اس کا جواب آنا تھا تو مہربانی کر کے وہ جواب لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! کون سا سوال تھا اور وہ کس محکمہ سے متعلق ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر2146، محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو آنے دیں پھر اُن سے جواب لیتے ہیں۔ میرے خیال میں ابھی وہ تشریف نہیں لائے اور اگر انہوں نے commitment کی ہے تو ان سے اس سوال کا جواب لیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک بڑی اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں وزیر اعظم پاکستان، میاں محمد نواز شریف صاحب کو خواتین کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) کو گلگت بلتستان کے انتخابات میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کروں گی کہ اسی خوشی کے موقع پر ایم پی ایز کی تنخواہیں بھی بڑھائی جائیں جس کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر غور ہو رہا ہے۔ بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ ملک صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3275 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کالج لائبریرین کا سروس سٹرکچر و دیگر تفصیلات

*3275: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن حکومت پنجاب کی طرف سے کالج لائبریرین کے سروس سٹرکچر کے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں کالج لائبریرین کی ٹیچنگ پوسٹ کو نان ٹیچنگ پوسٹ کیوں قرار دیا گیا ہے حالانکہ کالج لائبریرین کی پوسٹ کو حکومت پنجاب محکمہ فنانس 1972 اور پھر 1977 کے pay revision rules اور بعد ازاں 1979 میں کالج لائبریرین کو ٹیچنگ الاؤنس دینے کے نوٹیفکیشن جاری کر چکے ہیں؟

(ب) حالیہ سروس سٹرکچر میں صرف اور صرف 415 منظور شدہ اسامیاں دکھائی گئی ہیں جبکہ اس وقت پنجاب میں مرد و خواتین کالجز کی تعداد 536 ہو چکی ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ criterion کے مطابق ہر کالج میں کالج لائبریرین کی پوسٹ بے حد ضروری ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کالج لائبریرین کے سروس رولز میں ردوبدل کے سلسلہ میں محکمہ ہائر ایجوکیشن نے تاحال case ریگولیشن ونگ میں نہیں بھیجا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج لائبریرین کی اسامیاں 1997 سے تاحال خالی پڑی ہیں، جس کی وجہ سے کالجز میں معیار تعلیم انتہائی متاثر ہو رہا ہے لہذا سروس رولز میں تبدیلی کر کے کالج لائبریرین کی بھرتی بذریعہ PPSC سے فوری کروائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) عرصہ دراز پہلے کالجز میں کالج لائبریریز کو ٹیچنگ سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ٹیچنگ سرگرمیوں میں شامل کیا جاتا تھا، جس کی وجہ سے لائبریریز کی دیکھ بھال اور ریکارڈ مینجمنٹ بری طرح متاثر ہوئی۔

❖ عصر حاضر میں لائبریری سائنس ایک ترقی یافتہ شعبہ ہے جس میں اب پی ایچ ڈی تک تعلیم حاصل کی جا رہی ہے۔ مزید برآں مستقبل قریب میں موجودہ لائبریریز کو ڈیجیٹل لائبریری میں تبدیل کرنے کا پائلٹ پراجیکٹ شروع ہونے والا ہے جس سے لائبریری سائنس کی مزید اہمیت بڑھ جائے گی اور محکمہ کو تجربہ کار اور جدید تقاضوں کے مطابق کام کرنے کے لئے لائبریری سائنس میں ماہر افراد کی ضرورت ہو گی، اب وہ وقت نہیں رہا جب ایک ہی فرد تمام کام کو سرانجام دیتا تھا۔ لائبریری سائنس کی موجودہ دور کی جدت اور ضروریات کی وجہ سے اس کو ایک الگ شعبہ (کیڈر) میں تبدیل کرنا اشد ضروری تھا۔

❖ مزید برآں کالج لائبریریز کا اپنا مطالبہ بھی علیحدہ سروس سٹرکچر کا تھا، جس کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(C-VI)9-6/2011 مورخہ 23-09-2013 منظور کرتے ہوئے لائبریریز کا مندرجہ ذیل 4-Tier سروس سٹرکچر بنا دیا ہے۔

1. Librarian (BS-17)
2. Senior Librarian (BS-18)
3. Deputy Chief Librarian (BS-19)
4. Chief Librarian (BS-20)

لہذا لائبریریز کا الگ سے کیڈر بننے اور دور حاضر کے تقاضوں کی وجہ سے ان کو نان ٹیچنگ پوسٹ قرار دیا گیا ہے جس سے یہ شعبہ بڑی سرعت سے ترقی کی منازل طے کرے گا۔ کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

❖ مزید برآں محکمہ خزانہ (فنانس) نے اس ضمن میں کوئی ایسا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا ہے جس میں لائبریریز کو ٹیچنگ الاؤنس دینے کی بات کی گئی ہو۔

(ب) نوٹیفکیشن نمبر SO(C-VI)9-6/2011 مورخہ 23-09-2013 میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 415 ہی تھی جس میں ہر کالج کی تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے لائبریریز کی سیٹ کو تقسیم کیا گیا ہے اور یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ نوٹیفکیشن 2013 میں کیا گیا تھا اور مزید نئے کالجز بننے کی وجہ سے نوٹیفکیشن میں موجود اسامیوں کی تعداد کم معلوم ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں مزید وضاحت کرنا بھی مطلوب ہے کہ SNE کی پوسٹ محکمہ خزانہ کی طرف سے ابتدائی تین سالوں میں عارضی طور پر create کی

جاتی ہے۔ نئی پوسٹ کیڈر کا حصہ تبھی بنتی ہے جب وہ مستقل طور پر محکمہ خزانہ کی طرف سے create کی جاتی ہے۔اب نئے کالجز کے قیام کے ساتھ ہی لائبریرین کی پوسٹ SNE میں شامل کی جاتی ہے۔ اس طرح کوئی بھی کالج لائبریرینز کی سیٹ کے بغیر نہیں بنتا۔ کاپی (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے لائبریرین کے سروس رولز میں ردبدل کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ محکمہ کی گوناگوں مصروفیات ہونے کے باوجود لائبریرین کے سروس سٹرکچر پر کام کیا جاتا رہا اور لائبریرینز کی فلاح و بہبود کے لئے محکہ ہائر ایجوکیشن نے لائبریرین کا دیرینہ مطالبہ پوراکرتے ہوئے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبرSOR-III (S&GAD)1-20/96(P) مورخہ 29۔اکتوبر 2014 سروس رولز میں ردوبدل کر دیا ہے جس سے تاریخ میں پہلی بار لائبریرینز کو tier-4 سروس سٹرکچر دینے کی وجہ سے اب ان کی بی پی ایس۔20 تک ترقی کے درخشاں امکانات ہیں۔ کاپی (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سروس رولز میں تبدیلی کا پراسیس ایک لمبے عرصے سے چل رہا تھا جس کی وجہ سے خالی اسامیوں پر تقرری نہ ہو سکی، تاہم بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر-SOR-III(S&GAD)1 20/96(P) مورخہ 29۔اکتوبر 2014 سروس رولز میں ردوبدل کر دیا ہے اور عنقریب پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لائبریرینز کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ "مستقبل قریب میں موجودہ لائبریریوں کو ڈیجیٹل لائبریریوں میں تبدیل کرنے کا پائلٹ پراجیکٹ شروع ہونے والا ہے۔" مجھے بتایا جائے کہ اب تک کتنی ڈیجیٹل لائبریریاں establish ہو گئی ہیں اور باقی کالجوں میں کب تک ڈیجیٹل لائبریریاں establish ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! کالجوں کی لائبریریوں کو ڈیجیٹل لائبریریوں میں convert کرنے کا منصوبہ ہے اور یہ آہستہ آہستہ phase by phase مکمل ہو گا۔ اس بجٹ میں انشاءاللہ تعالیٰ اس کے لئے رقم بھی allocate

کی جا رہی ہے۔ہر کالج میں لائبریری موجود ہے جس کے لئے لائبریرین کا علیحدہ سے Service Structure بنایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے ابھی تک کوئی ڈیجیٹل لائبریری establish کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ابھی تک نہیں کی لیکن مستقبل قریب میں انشاءاللہ کرنے کا پروگرام ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال دوسری دفعہ آ رہا ہے، یہ سوال پہلے بھی آیا تھا اور pending ہو گیا تھا۔اصل میں یہ four-tier structure کا معاملہ ہے جس کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے 23۔ستمبر 2013 میں notification جاری ہوا اور اس کے سروس رولز 31۔اکتوبر 2014 کو بنے تھے لیکن دو سال سے بھی زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود ان پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک اس four-tier structure پر عملدرآمد ہو جائے گا؟ اسی سے متعلق اگلا سوال یہ ہے کہ four-tier structure کے مطابق 415۔اسامیاں ہیں۔جواب کی تفصیل کے ساتھ 30۔ستمبر 2013 کا نوٹیفکیشن لگایا گیا ہے جو کہ بالکل پڑھا نہیں جا رہا۔آپ اس نوٹیفکیشن کا دوسرا اور تیسرا صفحہ ملاحظہ فرمالیں۔اسے کون پڑھے گا؟ جب ہمیں پڑھا جانے والا اور نوٹیفکیشن visible ہی نہیں دیا گیا تو پھر یہ اس پر عملدرآمد کیسے کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بتایا ہے کہ Librarians کی خواہش کے مطابق 31۔اکتوبر 2014 کو ان کے سروس رولز تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔یہ جواب میں لکھا ہوا ہے آپ اسے پڑھ لیں۔البتہ جواب کے ساتھ جو printed تفصیل لف ہے وہ بالکل پڑھی نہیں جا رہی۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اپنے محکمہ والوں کو ہدایت کریں کہ اس طرح کی printed چیزیں جو کہ پڑھی نہ جا سکیں ایوان میں پیش نہ کیا کریں اور آپ اس چیز کو خصوصی طور پر نوٹ کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! بہتر ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 467 منظور شدہ اسامیاں ہیں اور پورے پنجاب میں 176 خواتین اور مرد Librarians موجود ہیں۔اس طرح 291 اسامیوں کی deficiency ہے تو یہ اس کو کب تک پورا کر لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کی سنیارٹی لسٹ بن رہی ہے جس میں male side کے گریڈ سترہ اور اٹھارہ finalize ہو چکے ہیں اور اسی طرح گریڈ سترہ کی خواتین کی سنیارٹی لسٹ within a week finalize ہو جائے گی۔ جب ان کی سنیارٹی لسٹ final ہو جائے گی تو پھر clear deficiency بھی سامنے آ جائے گی کہ کس گریڈ میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان سب اسامیوں کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا حکم آ گیا ہے اس لئے آخری سوال کر لیتا ہوں ویسے ضمنی سوال تو زیادہ بنتے ہیں۔ آپ دو باتیں clear کروا دیں۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ "عنقریب پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لائبریرین کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔" میں چاہتا ہوں کہ یہ عنقریب کی بجائے مجھے کوئی time frame یا تاریخ دے دیں کہ کب تک یہ بھرتیاں کر لی جائیں گی؟ 1997 کے بعد آج تک کسی لائبریرین کی بھرتی نہیں ہوئی اور پنجاب میں 660 کے قریب کالجز establish ہیں جبکہ ہائر سیکنڈری سکول اس کے علاوہ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اس بات پر محکمہ کو credit دیں کہ Librarians کی خواہش کے مطابق ان کے سروس رولز تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں کسی لائبریرین کے لئے محنت نہیں کر رہا بلکہ پنجاب کے وہ طالب علم جنہوں نے Library Sciences کا مضمون پڑھنا ہوتا ہے متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ 660 کالجوں میں صرف 176 لائبریرین موجود ہیں۔ اٹھارہ سال ہو گئے ہیں لیکن ان خالی اسامیوں پر تقرری نہیں کی گئی۔ مجھے کوئی تاریخ دے دیں کہ یہ کب تک پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ان لائبریرین کی بھرتی کے لئے requisition بھیج دیں گے؟ مجھے اس حوالے سے کوئی specific date دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گی کہ لائبریرین کا سروس سٹرکچر اور Library Sciences Subject دونوں الگ الگ ہیں۔ لائبریرین کی الگ بھرتی ہو گی اور کالجوں میں Library Sciences

Subject لیکچرار پڑھائیں گے اور اس کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر specific date پوچھ رہے ہیں کہ کب تک یہ بھرتیاں ہو جائیں گی، کیا یہ بھرتیاں ایک دو مہینے میں ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے انٹرویوز چل رہے ہیں اور امید ہے کہ اگلے Academic Year تک یہ بھرتیاں مکمل کر لی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محکمہ کی طرف سے جواب میں "عنقریب" لکھا گیا ہے اور ملک صاحب اس کی وضاحت مانگ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھرتیوں کے لئے اشتہار آ گیا ہے، ان کے تحریری امتحانات بھی ہو گئے ہیں اور اب انٹرویوز چل رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ جلد مکمل ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کی بھرتی کا process مکمل کیا جا رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم سب انشاء اللہ پر قائم ہیں۔ مجھے یہ بتا دیں کہ کیا جولائی یا اگست تک یہ بھرتیاں مکمل کر لی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کا تحریری امتحان ہو چکا ہے اور اب انٹرویوز ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے کہا ہے کہ ان کے انٹرویوز ہو رہے ہیں اور جلد ہی یہ بھرتیاں مکمل کر لی جائیں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2780 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج کی کرکٹ گراؤنڈ کو قابل استعمال بنانے کی تفصیلات

*2708: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر ہائرایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے میٹروبس سروسز کے لئے پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج کی کرکٹ گراؤنڈ استعمال کی؟

(ب) اس گراؤنڈ کو یونیورسٹی اور کالج کے طالب علموں کے لئے دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لئے ابھی کتنا وقت درکار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے میٹروبس سروس کے لئے پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج کی کرکٹ گراؤنڈ استعمال کی۔

(ب) ڈی سی او صاحب لاہور کے احکامات کے تحت مورخہ 21۔اپریل 2014 سے یونیورسٹی گراؤنڈز کی بحالی کا کام شروع کر دیا گیا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ کرکٹ گراؤنڈ کی ٹرف پچ اور سیمنٹ پچ کا کام کیا گیا ہے۔

2۔ ڈسکس تھرو۔ ہیمر تھرو۔ شاٹ پٹ کے لئے سیمنٹ رنگ 7x7 اور 8x8 بلاکس بنائے گئے ہیں۔

3۔ خواتین سپورٹس کمپلیکس کی چار دیواری کے اوپر حفاظتی خاردار تار کا کام کیا گیا ہے۔

کرکٹ گراؤنڈ کے بقیہ کاموں اور مکمل بحالی کے لئے کمشنر صاحب اور ایل ڈی اے حکام کو خط لکھے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ گراؤنڈ جلد ہی مکمل طور پر بحال ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ سوال 2013 میں دیا گیا تھا اور میں نے خود بھی اس گراؤنڈ کا visit کیا تھا۔ یہ واحد گراؤنڈ ہے کہ جس میں طالب علم لڑکیاں اور لڑکے net practice کرتے ہیں اور ایک physical activity generate ہوتی ہے لیکن یہ گراؤنڈ کئی سالوں سے ویسے ہی پڑی ہوئی ہے۔ آپ خود بھی visit کر لیں یہ اتنا بڑا کام نہیں ہے۔ پنجاب یونیورسٹی ایک بڑی اور worldwide یونیورسٹی ہے اور اس میں interuniversity’s matches بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس گراؤنڈ کی بحالی کو delay کرنے کی وجہ سے وہ matches بھی نہیں ہو رہے۔ اب یہ جواب تسلی بخش نہیں ہے کہ "گراؤنڈ کی مکمل بحالی کے لئے کمشنر صاحب اور ایل ڈی اے حکام کو خط لکھے گئے ہیں۔" مجھے exact

time چاہئے کہ وہ ground کتنے دنوں یا مہینوں میں مکمل طور پر تیار ہو گی؟ تاکہ ہم international matches کے لئے اپنے athletes and cricketers تیار کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب کے حوالہ سے تھوڑا سا update کرنا چاہوں گی۔ اس ground کی بحالی کا خاصا کام مکمل ہو چکا ہے۔ کچھ کام ایل ڈی اے نے مکمل کرایا ہے اور باقی کام پنجاب یونیورسٹی نے خود سے مکمل کرا لیا ہے۔ اب صرف اس ground کی division کا جنگلہ pending رہ گیا ہے اور پھر پنجاب یونیورسٹی کو یہ ground, handover کرنا ہے۔ دو دن پہلے عبداللہ سُنبل، کمشنر لاہور سے میری بات ہوئی وہ ہمارے محکمہ ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں جس وجہ سے وہ اس issue کو جانتے بھی ہیں تو انہوں نے یہی بتایا ہے کہ ہم اس ground کی division کے جنگلہ کو جلد از جلد مکمل کرا کر پنجاب یونیورسٹی کے handover کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کام کو complete کروائیں۔ ڈاکٹر صاحبہ! یہ کام ہو جائے گا۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3328 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: خواتین یونیورسٹی کا قیام و دیگر تفصیلات

*3328: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں خواتین یونیورسٹی فی الحال گورنمنٹ صادق ڈگری کالج برائے خواتین ریاض کالونی بہاولپور میں قائم کی گئی ہے، اس جگہ سے ملحق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا عباسیہ کیمپس ہے اب اسلامیہ یونیورسٹی کا اپنا کیمپس حاصل پور روڈ پر وافر رقبہ پر موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عباسیہ کیمپس جو کہ شہر کے اندر واقع ہے، دونوں کیمپسز میں آنے جانے کے لئے طلباء و انتظامیہ کے لئے بسوں کا پورا بیڑا ہے جس پر گراں قدر رقم خرچ ہو رہی ہے، اگر عباسیہ کیمپس میں دفاتر و شعبہ جات کو حاصل پور روڈ پر بغداد الجدید کیمپس میں

منتقل کر دیا جائے اور عباسیہ کیمپس میں خواتین یونیورسٹی بنادی جائے تو دو یونیورسٹیز کے ٹرانسپورٹ کی مد میں اخراجات میں گراں قدر کمی ہو جائے گی جو تعلیمی ضروریات پر خرچ ہو سکے گی، کیا محکمہ تعلیم اس مثبت تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی اور اسلامیہ یونیورسٹی میں جن مختلف شعبہ جات میں تعلیم دی جارہی ہے اس میں سالانہ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے ہر شعبہ کے حوالہ سے دونوں یونیورسٹیز کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(د) پرائیویٹ یونیورسٹیز میں فیس کو regulate کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی کے طلباء و انتظامیہ دونوں کیمپسز میں آنے جانے کے لئے یونیورسٹی کی بسوں میں سفر کرتے ہیں لیکن عباسیہ کیمپس کی حاصل پور روڈ بغداد الجدید کیمپس میں منتقلی کی صورت میں بھی بسوں کی آمد و رفت میں کوئی کمی واقع نہ ہو گی۔ کیونکہ بغداد الجدید کیمپس شہر سے باہر تقریباً 8 کلو میٹر دور ہے اس صورت میں طلباء و انتظامیہ یونیورسٹی بسوں میں سفر کریں گے کیونکہ بغداد الجدید کیمپس میں رسائی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہے اس لئے ٹرانسپورٹ کی مد میں اخراجات میں کمی واقع نہ ہو گی۔ بغداد الجدید میں جاری پروگرامز کے لئے پہلے ہی جگہ نہ کافی ہے۔

(ج) اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

اسلامیہ یونیورسٹی میں شعبہ جات کے مطابق سالانہ فیسوں کی تفصیل (Flag–I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پنجاب یونیورسٹی میں مختلف شعبہ جات میں وصول کی جانے والی سالانہ فیس کی تفصیل (Flag–II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پرائیویٹ یونیورسٹیز میں مالی معاملات کے تعین کے لئے فنانس اور پلاننگ کمیٹی قائم کی جاتی ہے جس میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر، ڈین، ٹریژرر اور رجسٹرار کے علاوہ بورڈ آف

گورنرز، اکیڈمک کونسل پنجاب گورنمنٹ کے فنانس اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔

یونیورسٹی میں فیس کے تعین کا معاملہ پہلے فنانس اور پلاننگ کمیٹی کے زیر بحث لایا جاتا ہے اور اس کی آمادگی اور منظوری کے بعد اسے بورڈ آف گورنرز میں پیش کیا جاتا ہے۔ بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد اسے نافذ کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ محکمہ نے جز(ب) کے اندر جواب دیا ہے تو اس کی ساری تفصیل کو چھوڑتے ہوئے، بغداد الجدید کیمپس میں رسائی کا کوئی اور ذریعہ نہ ہے۔ میں نے اس سوال میں یہ raise issue کیا تھا کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے تین چار campuses ہیں اُن میں طلباء کی آمدورفت کے لئے بسوں کا ایک پورا محکمہ ہے اُس پر اخراجات ہیں اور off hours کے اندر تو وہ بسیں بالکل خالی ہوتی ہیں۔ دو دو، چار چار طلباء بس کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں اور بس آ اور جا رہی ہوتی ہے اور اس حوالہ سے اس پر بڑا خرچہ ہوتا ہے۔ میں نے یہ suggest کیا تھا کہ وزیراعلیٰ نے وہاں پر خواتین یونیورسٹی کا اعلان کیا تھا تو اُس کی ہم تحسین کرتے ہیں کہ وہاں پر صادق ڈگری کالج کو اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی کے اندر تبدیل کر دیا۔ شہر کے درمیان عباسیہ کیمپس ہے اُس کے ساتھ ہاسٹل بھی ہے اور وہ کافی وسیع جگہ ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی والوں نے اُس کے اندر اپنے دفاتر بنائے ہوئے ہیں اور ایک آدھا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ بغداد الجدید کیمپس کی 650/600 ایکڑ کی بڑی وسیع جگہ ہے تو شہر کے اندر جو عباسیہ کیمپس ہے اُس کو خواتین یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے اور اسلامیہ یونیورسٹی کے سارے دفاتر اور ڈیپارٹمنٹ بغداد الجدید کیمپس میں shift ہو جائیں جہاں ہاسٹلز بھی موجود ہیں اور ابھی وہاں پر بہت ساری جگہ خالی ہے جہاں پر فصلیں کاشت ہو رہی ہیں۔ اس سے exchequer بھی کافی بچتا ہے اور یہاں پر شہر کے اندر بچیوں کے آنے جانے کے لئے بہت آسانی ہو گی۔ محکمہ نے اس حوالہ سے اس کے اوپر تو کوئی differ نہیں کیا لیکن انہوں نے صرف یہ justify کیا ہے کہ وہاں پر رسائی کا کوئی اور ذریعہ نہ ہے۔ میں آپ کے توسط سے محکمہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بغداد الجدید کیمپس بہاولپور حاصل پور روڈ پر واقع ہے، یہاں تک بہت اچھی double road ہے اور یہاں دن رات ٹریفک چلتی ہے۔ اس روڈ پر چکوک کے لئے موٹر سائیکل رکشے چلتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ویگنیں اور بڑی بسیں جو حاصل پور، چشتیاں اور بہاولنگر جاتی ہیں وہ بھی بغداد الجدید کیمپس روڈ پر سے گزرتی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ محکمہ نے یہ جو کہا ہے کہ وہاں بغداد الجدید کیمپس تک رسائی نہیں ہے تو یہ جواب غلط ہے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو بات کی ہے کہ عباسیہ کیمپس میں خواتین یونیورسٹی بنادی جائے تو اس بارے میں محکمہ کا کیا version ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسے ڈاکٹر صاحب نے بھی واضح کیا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا ایک کیمپس شہر کے باہر ہے لیکن ظاہر ہے کہ طلباء کو pick and drop دینے کے لئے تو بسوں نے in any case چلنا ہی ہے۔ وہاں پر گرلز ڈگری کالج کو خواتین یونیورسٹی میں convert کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی تجویز مجھے ذرا دوبارہ بتادیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترمہ پارلیمانی سیکرٹری چونکہ وہاں سے belong نہیں کرتیں اس لئے وہ میری اس بات کو نہیں سمجھ سکتیں۔ میں یہ suggest کروں گا کہ اگر محترمہ پارلیمانی سیکرٹری میری اس تجویز کو accept کریں محکمہ میرے ساتھ بیٹھ جائے تو ہم اس پر بات کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ پھر محکمہ کے ساتھ بیٹھ کر اس کے اوپر بات کر لیں۔ محترمہ! آپ Question Hour کے بعد ڈاکٹر صاحب کو بُلا لیں اور اُن کے ساتھ سیکرٹری صاحبہ کو بٹھا کر بات کرا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں آپ ساری بات اُدھر ہی کر لیجئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) اور جز (د) کے حوالہ سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے ایک بہت بڑا پلندا دے دیا ہے اور ہمیں اسی وقت ملا ہے۔ میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ گورنمنٹ سیکٹر کے اندر جو universities بنی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کا fee structure ایک ہونا چاہئے اور بالخصوص جنوبی پنجاب کے اندر جو universities ہیں جو محروم علاقہ ہے اور ہم اُسی

کا واویلا کرتے رہتے ہیں۔ ہماری پچھلی اسمبلی نے اُسی کے لئے متفقہ قرارداد پاس کی تھی کہ جنوبی پنجاب کا صوبہ بنایا جائے اور بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے تو وہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہو گئی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ بات اس سوال سے کہاں relate کرتی ہے؟ آپ point of order پر یہ بات کر لیجئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! Bio-Chemistry Department کے تینوں semester کی فیس پنجاب یونیورسٹی میں کم ہے اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں آٹھ آٹھ، دس دس ہزار روپیہ زائد ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر پرائیویٹ یونیورسٹی میں fee structure میں فرق ہو تو ٹھیک ہے جس کو وہ وارہ کھاتی ہے وہ اُس میں داخلہ لے لیتا ہے لیکن کیا محکمہ پورے پنجاب میں گورنمنٹ سیکٹر کی تمام یونیورسٹیوں میں fee structure ایک سطح پر کرنے کی کوئی تجویز رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ اس سوال کے جواب میں بھی بتایا گیا ہے کہ یونیورسٹی کے Vice Chancellor, Dean Trade and Registrar کے علاوہ Board of Governors, Academic Council Punjab گورنمنٹ کے ایجوکیشن اور فنانس نمائندے شامل ہوتے ہیں اور Syndicates میں ہمارے معزز ممبران پنجاب اسمبلی بھی شامل ہوتے ہیں جو فیس کا تعین کرتے ہیں۔ اس میں جو regulation and control کی بات ہے وہ ہائر ایجوکیشن کمیشن میں ڈاکٹر نظام صاحب سے ابھی کل میری بات ہوئی ہے کہ government and private universities کے regulations کے حوالہ سے ہم باقاعدہ کوئی Bill لائیں یا اُس کے بارے میں کوئی کام کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے صرف اتنی یقین دہانی مانگی ہے کہ گورنمنٹ سیکٹر کی یونیورسٹیوں میں ایک fee structure بنانے کے لئے کیا حکومت غور کرنے کے لئے تیار ہے؟ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں، بات ختم ہو جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی یہ بہت اچھی تجویز ہے اور ہم اس پر بالکل غور کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ڈاکٹر صاحب کو ساتھ بٹھائیں اور اس حوالہ سے ان سے مشورہ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم ڈاکٹر صاحب سے suggestions لے لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3313 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3316 بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3551 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: کالجز اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3551: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں واقع کالجز برائے بوائز و گرلز کی کل تعداد کتنی ہے تفصیل کالج وار فراہم کریں؟

(ب) ان کالجز میں ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں (بوائز و گرلز) ڈگری کالجز کی تعداد چھ ہے۔

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال۔
2۔ گورنمنٹ امامیہ ڈگری کالج ساہیوال۔
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی۔
4۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال۔
5۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی۔
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہڑپہ۔

(ب)

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال۔

لیکچرار(BS-17)	07
اسسٹنٹ پروفیسر(BS-18)	20
ایسوسی ایٹ پروفیسر(BS-19)	27
پروفیسر(BS-20)	07

2۔ گورنمنٹ امامیہ ڈگری کالج ساہیوال۔

لیکچرار(BS-17)	01
اسسٹنٹ پروفیسر(BS-18)	03
ایسوسی ایٹ پروفیسر(BS-19)	03
پروفیسر(BS-20)	--

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج چیچہ وطنی۔

لیکچرار(BS-17)	03
اسسٹنٹ پروفیسر(BS-18)	04
ایسوسی ایٹ پروفیسر(BS-19)	--
پروفیسر(BS-20)	--

4۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال۔

لیکچرار(BS-17)	04
اسسٹنٹ پروفیسر(BS-18)	20
ایسوسی ایٹ پروفیسر(BS-19)	07
پروفیسر(BS-20)	02

5۔ گورنمنٹ کریسنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چیچہ وطنی۔

لیکچرار(BS-17)	03
اسسٹنٹ پروفیسر(BS-18)	11
ایسوسی ایٹ پروفیسر(BS-19)	--
پروفیسر(BS-20)	--

6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہڑپہ۔

لیکچرار(BS-17)	06
اسسٹنٹ پروفیسر(BS-18)	02
ایسوسی ایٹ پروفیسر(BS-19)	--
پروفیسر(BS-20)	--

(ج) ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق خالی سیٹوں پر سی ٹی آئی تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House, order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ب) میں ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ گورنمنٹ کالج ساہیوال میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی 61۔اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین میں 33اسامیاں اسسٹنٹ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی خالی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ وضاحت کر دیں کہ یہاں پر کتنے پروفیسرز پڑھا رہے ہیں اور باقی جو اسامیاں خالی ہیں وہ کب تک مکمل کر دیں گے کیونکہ CITsتو کوئی حل نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا اس کی detailآپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اِن کالجوں کی خالی سیٹوں پر temporary arrangement جیسے CTIs کو گورنمنٹ تعینات کرتی ہے وہ موجود ہیں لیکن جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ posts پنجاب پبلک سروس کمیشن سے advertise ہو کر اب انٹرویو تک پہنچ گیا ہے procedure and we are hoping کہ انہی تین مہینے میں وہ مکمل کر کے اگلے academic session میں یہ shortage پوری ہو جائے گی اور وہاں پر seats fill ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے گزارش کچھ اور کی تھی کہ اِس وقت کالج میں کتنے اساتذہ پڑھا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس کوئی detail ہے کہ اس وقت کتنے اساتذہ پڑھا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ detail میرے پاس نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ابھی یہ detailاُن کے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ گورنمنٹ کالج ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے جہاں پر 61 پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور لیکچرار کم ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ CTIs کا فرما رہی ہیں لیکن وہ تو temporary ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ نے شاید اُن کی بات نہیں سنی۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ posts advertise ہو چکی ہیں، پبلک سروس کمیشن کے ذریعے written test بھی ہو چکا ہے اور اب ان کے انٹرویو ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد اگر کوئی problem ہو تو پھر آپ اس ایوان میں آ کر بتائیے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے آپ نے پہلے بھی انہیں کہا ہے کہ یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں تو وہ ہمیں بتادیں گی۔ یہ مجھے بتادیں کہ کب تک fill ہو جائیں گی یا پھر اس سیشن کے بعد بتادیں اور اس حوالے سے پہلے بھی سوال ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس کی کوئی date بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال میں ٹوٹل سٹاف 190 ہے جس میں سے 61 سیٹیں خالی ہیں۔ اس کمی کو CTIs کے ذریعے پورا کیا جا رہا ہے۔ پبلک سروس کمیشن کا schedule یہ ہے کہ وہ subject wise انٹرویو کر رہے ہیں جن میں سے دو subjects کے انٹرویو ہو چکے ہیں، باقی وہ کر رہے ہیں اور we are hoping کہ اسی academic year میں وہ سیٹیں fill ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پبلک سروس کمیشن والے proceed کر رہے ہیں اور ان کا اپنا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ جلد ہی سیٹیں fill ہو جائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی تسلی ہے تو میری بھی تسلی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میری تسلی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ میرے خیال میں آپ اس کے جواب سے satisfy ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پچھلے سوال سے آپ کے حکم پر satisfy ہو گیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس سے بھی ہو جائیں۔ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3552 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: کالجز کو فراہم کی جانے والی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3552: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال بوائز و گرلز کالجز کی 2010 سے آج تک کس کس کالج کی بلڈنگ تعمیر کی گئی، تفصیل مع تخمینہ بتائی جائے؟

(ب) کس کس کالج کی عمارت خستہ حال اور کس کی عمارت طلباء کی تعداد سے کم ہے؟

(ج) کیا حکومت ان کالجز کی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں 2010 سے لے کر اب تک دو کالجز بنانے کی منظوری دی گئی ان کالجوں کی عمارتوں کی تعمیر کا تخمینہ لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کالج کا نام	تخمینہ لاگت
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین فرید ٹاؤن ساہیوال	87.226 ملین روپے
2	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین L-9/120 کمیر	95.142 ملین روپے

(یہ منصوبہ حال ہی میں ڈسٹرکٹ پیکج میں منظور ہوا ہے)

(ب) ضلع ساہیوال میں کسی بھی کالج عمارت خستہ حال نہ ہے تاہم درج ذیل پانچ کالجوں کی عمارتیں طلباء کی تعداد سے کم ہیں:

1۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال
2۔ گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال
3۔ گورنمنٹ کالج چیچہ وطنی
4۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال
5۔ گورنمنٹ کریسنٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی۔

(ج) اگلے مالی سال15۔2014کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں block allocationکو شامل کیاجارہاہے جس کے تحت صوبہ بھر کے کالجوں میں موجود ناکافی سہولیات کوپورا کرنے کی کوشش کی جائے گی جس میں ضلع ساہیوال کے کالجز کو بھی شامل کیاجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!جز(الف)میں پوچھا گیا تھا کہ 2010 سے آج تک کس کس کالج کی بلڈنگ تعمیر کی گئی جس کا جواب دو کالجوں کا آیاہے لیکن میرے ریکارڈ کے مطابق وہاں پر تین کالج بن رہے ہیں توکیایہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کے علم میں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:محترمہ!آپ نے کہاہے کہ دو کالج بن رہے ہیں جبکہ یہ کہتے ہیں کہ تین کالج بن رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!مجھے اِن دو کالجوں کے بارے میں ہی بتایاگیاہے۔If you allowتومیں پوچھ کر بتاسکتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ملک صاحب!آپ بتائیں کہ کون ساکالج ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!گورنمنٹ بوائزڈگری کالج کمیر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!یہ ابھیapproveہوا ہےاور یہ جواب اس سے پہلے جمع ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:یہ کبapproveہواہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!اس کیboundary wallبن رہی ہے اور بلڈنگ بھی تعمیر ہورہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کیاآپ یہاں پرآکر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کاامتحان لیتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں امتحان نہیں لیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس کا جواب3۔مارچ کو آیا ہے تو یہ3۔مارچ کے بعد ہیstartہوا ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!نہیں۔یہ3۔مارچ سے بہت پہلے شروع ہوا ہے اور دسمبر کے مہینے میں شروع ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:محترمہ!آپ اس کوcheckکروائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!یہ اپنا ریکارڈ درست کر لیں کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،120/9Lکمیر ہے اس کی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے اور وہ آخری مراحل میں ہے۔مجھے ان سے ایکfavour required ہے کہ یہ کب تک وہاں پر کلاسز شروع کرادیں گے؟یہ ان کا بڑا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:محترمہ!اگر بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے تو کیا اس سال کلاسز شروع ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!آئندہ شروع ہونے والےacademic yearمیں کلاسز شروع ہو جائیں گی کیونکہ کالج کے مکمل ہونے کے لئے کم از کم تین سال درکار ہوتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!الحمدللہ یہ کالج مکمل ہے صرف کلاسز شروع ہونی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!ہم انشاء اللہ کمیر کالج میں کلاسز شروع کرادیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:محترمہ!اگر کالج بن چکا ہے تو کلاسز شروع کرادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!بالکل کرادیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ٹھیک ہے۔جی،سندھو صاحب!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!پچھلی دفعہ جب ہائر ایجوکیشن کا وقفہ سوالات تھا تو اس وقت میں نے عرض کیا تھا کہ کالجز میں مضامین کی تعداد بڑھائی جائے تو محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ڈیپارٹمنٹ اس کوconsider کرے گا۔کیا ڈیپارٹمنٹ نے اس کو

consider کیا ہے، اگر کیا ہے تو اس میں کیا break through ہے اور اگر نہیں کیا تو کیا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس میں آپ نے کیا پالیسی بنائی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایک criterion کے مطابق subject introduce کرایا جاتا ہے۔ میرے پاس وہ criterion موجود ہے میں ان سے share کر لوں گی۔ ہم نے جب پنجاب پبلک سروس کمیشن کی posts advertise کرنی تھیں تو اس سے پہلے ہم نے ہر کالج سے detail لی تھی کہ جس کے مطابق ہم seats بڑھا سکتے تھے پھر ہم نے وہ تعداد پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی تاکہ وہ ان posts پر بھرتیاں کر سکے۔ اگر ان کا کوئی specific issue ہے تو ان کو محکمہ سے detail لے کر انہیں provide کر دوں گی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترمہ میرا سوال نہیں سمجھ پائیں۔ ان کے ڈیپارٹمنٹ نے ایک framework بنایا ہوا ہے کہ مثال کے طور پر 17 maximum seats ہوں گی تو 17 میں یا 22 میں total subjects کی تعداد limited ہے۔ اس میں پرنسپل نے بھی آنا ہے اور پھر students کی تعداد زیادہ ہو مثلاً English کے دو teachers ہوں گے، اردو کا لازمی ہوگا اور اسلامیات کا ہوگا۔ اسی طرح پھر جو sciences subjects ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Social Sciences کے subjects کی تعداد بہت کم ہے۔ کالجز میں Social Sciences کے subjects کی تعداد کو بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ کی سوچ یہ ہے کہ وہاں students کی تعداد ہی نہیں ہے۔ بھئی! تعداد تب ہوگی جب آپ subjects رکھیں گے۔ اگر ایک subject ہے ہی نہیں تو اس سے تعداد آپ کیسے determine کر سکتے ہیں؟ اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ Social Sciences کے subjects کی تعداد maximum رکھی جائے جیسے Sociology, Geography, Psychology, Journalism یا Economics ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! نہیں۔ معذرت میں اگلے سوال پر آ چکا ہوں۔ میں نے ملک صاحب کو بھی ٹائم نہیں دیا ہے۔ میاں صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر3799 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آئی ٹی ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3799: میاں طاہر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں Capacity Building Project کے تحت 2010 سے کام کرنے والے آئی ٹی ملازمین کو ریگولر کرنا چاہتی ہے جن کو 2004 کی پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے، ان ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حکومت ان اسامیوں پر کام کرنے والوں کو کب تک مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جیسا کہ سوال سے عیاں ہے متعلقہ ملازمین ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ترقیاتی پراجیکٹ میں منظور شدہ اسامیوں پر بھرتی ہوئے ہیں لہذا ان کو ملازمت پر ریگولر کیا جانا ممکن نہ ہے تاہم ان ملازمین کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کیونکہ یہ ملازمین ترقیاتی سکیم کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں لہذا ان کو مستقل کرنا فی الحال ممکن نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ آئی ٹی کے شعبہ میں محکمہ ہائر ایجوکیشن اور سکول ایجوکیشن میں حکومت کافی افراد بھرتی کر چکی ہے اور مزید بھی بھرتی کر رہی ہے۔ اگر حکومت Project Capacity Building میں کام کرنے والے آئی ٹی ملازمین جو کہ تجربہ بھی رکھتے ہیں، اُن کو اگر ان اسامیوں پر adjust کر لیں تو اس میں کیا حرج ہے چونکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ لوگ بھرتی نہیں کئے جا سکتے یہ ممکن نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!انہوں نے جو سوال پوچھاہے یہ تمام جو بھرتیاں کی گئی تھیں یہ project base بھرتیاں تھیں، یہ پراجیکٹ 2015میں مکمل ہوجائے گا، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہوتی ہے وہ project base بھرتیاں کرتاہے اور جب ان کا پراجیکٹ ختم ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھرتیاں بھی ختم ہوجاتی ہیں لیکن وہاں پر جب jobs announce ہوتی ہیں توان کے پاس یہ option ہوتاہے کہ وہ open competition میں جاکران jobs کے لئے apply کریں تو .they can be selected there جب کوئی بھرتی کی option advertise ہوتی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میری صرف اتنی سی گزارش تھی کہ حکومت کروڑوں روپے لوگوں کو ٹریننگ دینے پر خرچ کرتی ہے، کسی بھی محکمہ میں بھرتی کرنے کے بعد پہلا issue ان کو ٹریننگ کروانا ہوتاہے۔ جب چھ سال کوئی ٹیچر ٹریننگ کرتاہے اور وہ فیلڈ میں پڑھاتا ہے تو پھر کیوں حکومت ان لوگوں کو ریگولر نہیں کرتی، میرا صرف ضمنی سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کو ریگولر کرنے میں کیا حرج ہے جو کہ already تجربہ کار ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایاہے کہ یہ بھرتیاں project base تھیں، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے جس کے تحت ہر ڈیپارٹمنٹ میں لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں اور یہ project base بھرتی ہوتی ہے۔ جب jobs advertise ہوتی ہیں یا باقاعدہ جب کوئی نوکری ہوتی ہے تو advertisement آتی ہے اس پر لوگ apply کرتے ہیں اس پر open competition ہوتاہے اس کے بعد بھرتی کئے جاتے ہیں۔ یہ سب لوگ اس میں apply کرسکتے ہیں اور اس میں کسی بھی job کے لئے جاسکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ایسی کوئی پالیسی ہونی چاہئے کہ آپ اس میں کوئی ٹائم مقرر کردیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ project base بھرتیاں تو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کی ہوئی ہیں یہ ان کی پالیسی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس بات کو اس دن take up کریں گے جس دن فنانس سے متعلقہ سوالات ہوں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4073 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: سرکاری وغیر سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*4073: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کون کون سے سرکاری و پرائیویٹ کالجز کہاں کہاں واقع ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) پرائیویٹ کالجز کس کس یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہیں ان میں کتنے ہائر ایجوکیشن سے رجسٹرڈ ہیں اور کتنے بغیر رجسٹریشن کے چل رہے ہیں؟

(ج) کیا ان پرائیویٹ کالجز کو جن اداروں سے یہ الحاق شدہ ہیں یا رجسٹرڈ ہیں کی چیکنگ کا اختیار ہے؟

(د) ان کالجز میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد محکمہ ہائر ایجوکیشن لاہور کے پاس ہے اگر ہاں تو ان کی تفصیل کالج وار فراہم کی جائے؟

(ہ) ان کالجز کو کون کون سی تعلیم کس کس کلاس تک دینے کا اختیار ہے اور کس کس مضامین میں یہ تعلیم دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع لاہور میں سرکاری کالجز کی تعداد 52 ہے اور پرائیویٹ رجسٹرڈ کالجز کی تعداد 120 ہے لسٹیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پرائیویٹ کالجز کو رجسٹرڈ کرنے کا اختیار رکھتا ہے رجسٹرڈ کالجز مختلف یونیورسٹیز سے الحاق شدہ ہیں جو کالجز بغیر رجسٹریشن کے چل رہے ہیں وہ محض اکیڈمیز ہیں چونکہ رجسٹریشن کے بغیر ان کا بورڈ یا یونیورسٹی سے الحاق نہیں ہو سکتا۔

(ج) دفتر ہذا میں پرائیویٹ کالجز کی رجسٹریشن کے لئے قائم رجسٹریشن کمیٹی ممبران ان کالجز کی انسپکشن / چیکنگ کرنے کے بعد اپنی سفارشات مجاز اتھارٹی ڈی پی آئی کالجز پنجاب لاہور کو

بھجوادیتی ہے پرائیویٹ کالجز کی رجسٹریشن کا حتمی اختیار(DPI(Colleges پنجاب لاہور کو ہے رجسٹریشن ہو جانے کے بعد کسی قسم کی شکایت موصول ہونے پر ان اداروں کی انسپکشن کر کے سفارشات متعلقہ اتھارٹی کو بھجوادی جاتی ہیں۔

(د) ان رجسٹرڈ کالجز میں طلباء وطالبات کی تعداد محکمہ ہائر ایجوکیشن کے پاس ہے تاہم ان کی کالجز وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان رجسٹرڈ کالجز کو مندرجہ بالا مضامین پڑھانے کی اجازت دی جاتی ہے۔F.A/FSc /I.Com,ICs B.A B.Sc B.Com BCS, M.A & MBA

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) کا میں جواب پڑھتی ہوں اس کے بعد میں ضمنی سوال کرتی ہوں۔ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پرائیویٹ کالجز کو رجسٹرڈ کرنے کا اختیار رکھتا ہے رجسٹرڈ کالجز مختلف یونیورسٹیز سے الحاق شدہ ہیں جو کالجز بغیر رجسٹریشن کے چل رہے ہیں وہ محض اکیڈمیز ہیں چونکہ رجسٹریشن کے بغیر ان کا بورڈ یا یونیورسٹی سے الحاق نہیں ہو سکتا۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ گزارش ہے کہ کیا یہ جو بڑی بڑی اکیڈمیز like KIPS,STARS ہیں ان کی کروڑوں روپے monthly income ہے۔ان کے check and balance کے لئے کوئی mechanism ہے کہ کس طرح سے ان کو check کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کی checking کا جو criterion ہے وہ basically جو بھی کوئی ادارہ کھولتا ہے ہم اس کو روکتے نہیں ہیں، وہ initially ادارہ کھول سکتا ہے اور within three months انہوں نے اس ادارے کی رجسٹریشن کروانی ہوتی ہے جو کہ کالجز کے لئے criterion ہے، اس میں پھر ڈی پی آئی کے پاس کوئی شکایت آتی ہے تو اس کے بعد اس کو check کیا جاتا ہے اور ان کی verification اور registration کا process ہوتا ہے لیکن یہ ایک serious issue ہے۔ I agree with you. جو ہمارے پرائیویٹ کالجز irregular چل رہے ہیں ان کے لئے بھی، دراصل ہمارا ہائر ایجوکیشن کمیشن ابھی بنا ہے اور recently اس کا inauguration ہوا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کے ڈاکٹر نظام صاحب سے میری بات ہوئی ہے تو اس بارے میں regulation کے حوالے سے پرائیویٹ کالجز کے لئے باقاعدہ legislation کی ضرورت

ہے جس پر ہم نےwith the help of Higher Education Commissionاس کی regulationپر ہم انشاء اللہ کام کر رہے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میری اس میں مزید گزارش اکیڈمیز کے حوالے سے تھی کہ اکیڈمیز کو ہم checkنہیں کر سکتے اس کے لئے میں نے پوچھا تھا کہ یہ جو اکیڈمیز ہیں جو کہ ایک مافیا بن چکا ہے اور ان کو ٹیسٹ کے دائرہ کار میں بھی شامل نہیں کیا جا رہا جیسا کہ آپ نے اس کو admitبھی کیا ہے لیکن مجھے اس کا clearجواب چاہئے کہ میں غیر رجسٹرڈ سکولز یا کالجز کی بات نہیں کر رہی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اکیڈمیز کے check and balanceکا کیا criterion ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بد قسمتی سے اکیڈمیوں کا ہمارے پاس کوئی strong criterion موجود نہیں ہے۔ But we have just started working on this.کہ جتنے بھی یہ private institutions mushroomsکی طرح اُبھرے ہیں ان کو ہم checkکریں ان کی regulationپر ہم نے اب کام شروع کیا ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جواب غیر تسلی بخش ہے لیکن میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ یہ جو غیر رجسٹرڈ کالجز یا یونیورسٹیاں ہیں ان کی مجھے لسٹ نہیں دی گئی۔ یہ مجھے kindlyبتادیں کہ کتنے ایسے سکول، کالجز اور یونیورسٹیاں ہیں جو ابھی تک رجسٹرڈ نہیں ہوئی ہیں، ان کے پاس اس کی کوئی لسٹ موجود ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کے پاس غیر رجسٹرڈ کالجز کی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! آپ نے رجسٹرڈ کالجز کی تفصیل مانگی تھی وہ آپ کو دے دی گئی ہے۔ غیر رجسٹرڈ کالجز کی تفصیل آپ کو provideکر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جتنے بھی غیر رجسٹرڈ کالجز ہیں ان کی لسٹ محترمہ کو provideکریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! provideکر دی جائے گی۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب)میں پوچھا گیا تھا کہ پرائیویٹ کالجز کس کس یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہیں ان میں کتنے ہائرایجوکیشن سے رجسٹرڈ ہیں اور کتنے بغیر رجسٹریشن کے چل رہے ہیں، میراcomplete questionیہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!ان کے پاس اس وقت اس کی تفصیل نہیں ہے۔وہ بعد میں اس کی تفصیل آپ کوprovideکر دیں گی۔ شکریہ

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر!جز(ج)کے بارے میں میرا اور بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!آپ سندھو صاحب کو موقع دے دیں۔ایک منٹ ان کو بات کرنے دیں، کوئیissueنہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!میں نے صرف یہ کہنا تھا کہ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بڑیvalidبات کی ہے کہ یہ جو رجسٹرڈ ادارے ہیں یہ ایک بہتserious issueہے اور محترمہ un registered اداروں کی بات کر رہی ہیں جبکہ میں رجسٹرڈ اداروں کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو رجسٹرڈ ادارے ہیں وہ up to the mark یا جو standard رکھے گئے ہیں ان کو ہائرایجوکیشن کمیشنmaintainنہیں کر رہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس ایوان کوensure کروائیں کہ کتنے عرصے میں ان کوcheck and balanceکا سسٹم وضع کریں گے اور ایوان کو یہ بتائیں گے کہ اب ہم نے یہensureکر لیا ہے کہ تمام رجسٹرڈ ادارےrules and regulationکی in latter and spiritپابندی کر رہے ہیں۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن(محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!میں نے جیسا کہ پہلے بھی بتایا ہے کہ ہمارے پاسcheck and balanceکاcriterionموجود ہے لیکن وہ بہت اچھا نہیں ہے وہ پرانا ہے جس کے لئے ہم نئیlegislationیا اس پر کام کر رہے ہیں اور ظاہر ہے جوexisting criterion ہے اس کے تحت رجسٹرڈ کالجز کو check بھی کیا جاتا ہے اور جن کیregistration cancelکی گئی ہے ان کی لسٹ میرے پاس بھی موجود ہے کیونکہ وہup to the standardکام نہیں کر رہے تھے۔But still I agree with my colleaguesظاہر ہے کہ اس پر مزید ابھی کام

کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ جوmushroom کی طرح ہمارے پرائیویٹ ادارے اُبھرے ہیں ان کو control and regulation کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس پر ہمارا محکمہ کام کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بالکل سکول ایجوکیشن میں بھی یہیproblem ہے۔ جی، سندھو صاحب!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ دو یا تین مہینے کا ٹائم فریم دے دیں اور اس سوال کے حوالے سے ایوان کو آکر بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! اس سے پہلے شیخ علاؤالدین صاحب نے بھی بات کی تھی کہ پرائیویٹ سکولز کے حوالے سے بھی یہی مسئلہ ہے اور کالجز کے حوالے سے بھی یہی مسئلہ ہے۔ محترمہ! بہر حالseriously اس پر کوئی کام کرنے کی ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس پر ہماری چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن بھی بات ہوئی ہے وہ ہمارے ساتھ regulation کے معاملے میں he will in contact…

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ان پر کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک عرض سن لیں کہ سکول اور کالجز کے حوالے سے جو بھی کیا جائے اس کی ایوان میںdiscussion ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! بالکل ایوان میںdiscussion کروائیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میراnephew گورنمنٹ کالج لاہور میں میرٹ پر گیا اور آج دو سال کے بعد وہ وہاں سے گریجویشن کر رہا ہے۔ میرے خیال میں ان دو سالوں میں وہ ٹوٹل ایک ہفتہ یا دس دن کالج میں گیا ہے۔ اس کی پوری پڑھائی اکیڈمیز میں ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور جس کا اتنا میرٹ اور نام ہے۔ اس سٹوڈنٹ کا نام top three boys میں آیا ہے student of the year میںbecause it was great اس نے صرف وہاں پر نسپل کے سامنے جاکر سچ بولا کہ یہاں تو

میں نے پڑھائی کوئی کی ہی نہیں ہے، میں نے تو شام کو جا کر ساری پڑھائی اکیڈمی سے کی ہے۔ یہ آپ کے گورنمنٹ کالج آف لاہور کی حالت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں۔ سکولز ایجوکیشن کے حوالے سے بھی یہاں پر بات ہوتی رہی ہے اور محترمہ پارلیمانی سیکرٹری بھی admit کر رہی ہیں کہ اس پر seriously کچھ کرنا پڑے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر کچھ کرنا پڑے گا لیکن ہونا کچھ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل کرنا چاہئے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے بھی عرض کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نبیلہ حاکم علی صاحبہ! میرے خیال میں اس کے بعد آپ آرام سے بیٹھی رہیں۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! یہ میں نے آپ کے کہنے پر ان کو ٹائم دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، محترمہ! میں آخری ضمنی سوال آپ سے پوچھ لوں گا۔ آپ ایسی بھی بات نہ کریں کیونکہ میرے خیال میں زیادہ سوالات خواتین کے ہی ہیں۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گا کہ بدقسمتی سے میرے سوال kill ہو جاتے ہیں کیونکہ چھ مہینے پہلے میں نے سوال دیا تھا۔ اس "پڑھا لکھا پنجاب" میں میری واحد constituency PP-263 ہے جہاں ایک بھی بوائز اور گرلز کالج نہیں ہے۔ تیسرا بجٹ آ چکا ہے جبکہ وزیر خزانہ اور وزیر تعلیم کو بارہا میں بتا چکا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ویسے اس میں قصور ہم سب کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے کہنا نہیں چاہئے مگر آپ کا خاندان اس حلقے سے پتا نہیں کتنی دفعہ elect ہو چکا ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہمارا خاندان اس حلقے سے elect نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر! یہ ہم سب کا قصور ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس حلقے سے ہم کبھی elect نہیں ہوئے۔ بد قسمتی سمجھیں کہ وہاں سے دوسری مرتبہ پاکستان پیپلز پارٹی جیت رہی ہے اور اُن لوگوں کا قصور یہی ہے کہ لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دیتے ہیں۔ آپ سروے کروالیں کہ پچھلے دو tenure میں۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پچھلے دو tenure سے کیا بلکہ 36 سال سے PML(N) کی گورنمنٹ ہے اور اس حلقے کی بد قسمتی دیکھیں کہ جہاں پورے حلقے میں ایک بوائز اور ایک گرلز ڈگری کالج موجود نہ ہو وہاں آپ "پڑھا لکھا پنجاب" کی بات کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب تو بات سنتے نہیں ہیں لیکن میری معزز بہن یا متعلقہ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوں تو وہاں سروے کروالیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! کل ہماری رانا ثناء اللہ صاحب اور سپیکر صاحب کی موجودگی میں میٹنگ ہوئی تھی۔ بہر حال آپ کا بالکل valid point ہے لہٰذا کل چیف منسٹر صاحب یہاں تشریف لے آئیں گے تو آپ اُن سے ملیں اور یہ بات کریں۔ مجھے امید ہے کہ وہ آپ کی بات سے agree کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب سے ملوانے کا آپ کیوں کہتے ہیں؟ ہم یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ کی نااہلیت یہاں بتانا چاہتے ہیں کہ "پڑھا لکھا" پنجاب کا نعرہ لگانے والے ایسی بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! شکریہ۔ محترمہ! آپ کا یہ last ضمنی سوال ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:جناب سپیکر!جز(ج)میں پوچھا گیا تھا کہ"کیا یہ پرائیویٹ کالجز جن اداروں سے الحاق شدہ ہیں یا رجسٹرڈ ہیں، کی checking کا اختیار ہے"؟اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ رجسٹریشن کاcriterion کیا ہے،پرائیویٹ سکول اگر کسی نے رجسٹرڈ کروانا ہے تو اُس کاcriterion اور کالج کا criterion کیا ہے، kindly پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے رجسٹریشن کا criterionبتادیں؟(شوروغل)

جناب سپیکر:آرڈرپلیز۔پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو سوال سننے دیں کیونکہ انہوں نے پھر جواب بھی دینا ہے۔محترمہ!کیاآپ نے سوال سن لیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!بالکل۔اس criterion کی کاپی میرے پاس موجود ہے جو میں انہیں دے دیتی ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:جناب سپیکر!یہ مجھے زبانی بتادیں کہ اگر پرائمری کا پرائیویٹ سکول رجسٹرڈ کروانا ہو تو اُس کا کیاcriterion ہے، students کی strength کتنی ہونی چاہئے اور اس کا کیا procedure adoptکرنا پڑتاہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!سکولوں کا نہیں جبکہ کالجوں کاcriterion میرے پاس موجود ہے جو میں اِن کو دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر:محترمہ نبیلہ حاکم علی صاحبہ!آپ سکول کی بات کر رہی ہیں اور وہ ہائر ایجوکیشن سے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:چلیں،یونیورسٹی کا ہی بتادیں۔

جناب سپیکر:جی،آپ کی مہربانی۔آپ کالج اور یونیورسٹیوں کا پوچھ سکتی ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:جناب سپیکر!مجھے تھوڑا ساbriefکردیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!آپ تشریف رکھیں۔اِن کے متعلقہ سوال ہی نہیں ہے تو ہم کیا کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!میرے پاس رجسٹریشن کاcriterion ہے جو میں اِن کے لئے پڑھ دیتی ہوں۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION (Ms Mehwish Sultana): Mr Speaker! Covering letter from the District Education Officer: Original challan form of the registration, inspection fee deposited in any branch of National Bank of Pakistan under the head of given account No. 02818 Education others. Rs. 12000 for new registration/ additional subjects and Rs. 2000 for extension and registration for a period of two years. Rs. 20000 for registration of B. Ed and M. Ed Account No. 006484-5 National Bank of Pakistan....

جناب سپیکر: محترمہ!آپ اُن کو کاپی دے دیں وہ پڑھ لیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اُن کو کاپی دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری گزارش سنیں۔ یہ ان کے محکمہ سے متعلقہ سوال نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے detail پڑھی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! اس کی strength ہی بتادیں۔ میں نے چھوٹی سی بات کی ہے کہ کتنی strength ہو تو کالج رجسٹرڈ ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ پھر بھی آپ کو بتا رہی ہیں اور اس کی detail کی کاپی بھی دے رہی ہیں لہٰذا آپ اس کو پڑھ لیں۔Let's proceed further now اگلا سوال محترمہ ظلِ ہما صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ظلِ ہما: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4473 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: یو ای ٹی ٹیکسلا میں درجہ چہارم کی بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4473: **محترمہ ظلِ ہما:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں درجہ چہارم کی کس کس اسامی پر کون کون سے افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، پتا جات، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھرتیاں حکومت کی پالیسی / قاعدہ کے مطابق ہوئی ہیں؟
(ج) کیا مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا؟
(د) کیا ان کی بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا اور راولپنڈی میں بھرتی کئے گئے درجہ چہارم کے ملازمین کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) جی ہاں! یہ بھرتیاں یونیورسٹی کی پالیسی / قاعدہ کے مطابق ہوئی ہیں۔
(ج) جی ہاں! مذکورہ بھرتی سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا۔
(د) جی ہاں! ان کی بھرتی کے لئے ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ظلِ ہما: جناب سپیکر! جز (ج) کا انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ سوال ہے کہ کن کن اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا اور کتنے لوگ اخبار کے اشتہار کے reference سے اِن کے پاس آئے تھے نیز کتنے دن تک اشتہار دیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! تمام نیشنل نیوز پیپرز میں اشتہار دیا گیا تھا۔ اگر ان اشتہارات کی کاپی اُن کو چاہئے تو میں provide کر دوں گی۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, Order please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس exact numbers نہیں ہیں کہ کتنے لوگ انٹرویو کے لئے آئے تھے لیکن جو لوگ فائنل select ہوئے تھے اُن کی لسٹ میرے پاس موجود ہے جو میں انہیں دے سکتی ہوں۔

محترمہ ظلِ ہما: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں اِن سے یہ لسٹ لے لوں گی۔ دوسرا انہوں نے جز (د) میں مجھے جواب دیا ہے کہ ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی آیا وہ یونیورسٹی کے اندر ہی سے تشکیل دی گئی تھی یا باہر کے لوگوں پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی تھی، ممبران کمیٹی کے نام اور تعداد بھی بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، وہ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! کمیٹی کو وائس چانسلر head کرتے ہیں اور یونیورسٹی کے لوگوں پر ہی مشتمل کمیٹی بنائی جاتی ہے جس میں سنڈیکیٹ کے ممبران بھی شامل ہوتے ہیں۔ اگر اِن کو exact list چاہئے تو وہ بھی میں انہیں provide کر دوں گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! کوئی اور ضمنی سوال؟

محترمہ ظلِ ہما: جناب سپیکر! میرا مزید کوئی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار علی رضا خان دریشک صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے کتنے سوال کئے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ایک ہی کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4569 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سردار علی رضا خان دریشک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں پوسٹ گریجویٹ کالج میں تعلیمی سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*4569: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں پوسٹ گریجویٹ کالج میں تاحال صرف ایم اے اردو، انگلش اور اکنامکس کی کلاسز جاری ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایم اے کی کلاسز کا امتحان سمسٹر سسٹم کی بجائے اینول سسٹم کے تحت لیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں ابھی تک بی ایس چار سالہ پروگرام کی کلاسز کا اجراء نہیں کیا گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج میں ایم ایس سی کے مزید مضامین متعارف کرانے، امتحانات کا سمسٹر سسٹم انعقاد کرانے اور بی ایس چار سالہ پروگرام کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) ایم ایس سی کے مزید مضامین اور بی ایس چار سالہ پروگرام کے انعقاد کے لئے مذکورہ کالج میں مطلوبہ سہولیات میسر نہیں ان سہولیات کے میسر ہونے پر محکمہ ایم ایس سی اور بی ایس چار سالہ کے اجراء کا جائزہ لے گا۔ مزید برآں ایم اے/ایم ایس سی کا امتحان تمام یونیورسٹیز میں annual سسٹم کے تحت لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں محکمہ نے admit کیا ہے کہ ضلع راجن پور میں پوسٹ گریجویٹ کالج میں تاحال صرف ایم اے اُردو، انگلش اور اکنامکس کی کلاسز جاری ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ الحمد للہ پنجاب کے بہت سارے اضلاع کے اندر اب یونیورسٹیاں بن رہی ہیں۔ میرا آپ کے توسط سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آئندہ جو مالی سال 2015-16 شروع ہو گا اس میں کیا محکمہ راجن پور میں کوئی یونیورسٹی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ابھی ان کی غازی یونیورسٹی under process ہے اور اس کے علاوہ فی الحال کوئی زیر غور نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! دوبارہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! غازی یونیورسٹی ابھی recently بنی ہے لیکن اس کے علاوہ نئی یونیورسٹی کا میرے علم میں نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ یونیورسٹی ڈی جی خان میں بنی ہے۔ ابھی اوکاڑہ اور جھنگ یونیورسٹی کا Bill موجود ہے why not in Rajanpur لہٰذا اس کے لئے بھی working کرنی چاہیئے؟ اس مالی سال میں اگر یونیورسٹی نہیں دے سکتے تو اگلے مالی سال میں اس کی commitment کر لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ criterion کے مطابق ہی چلیں گے ناں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ وہ راجن پور ہے جہاں سے میاں محمد شہباز شریف نے الیکشن بھی لڑا تھا۔

جناب سپیکر: جی، اُن کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! فی الحال اس coming year میں راجن پور یونیورسٹی زیر غور نہیں ہے لیکن وہاں پر جب اس کی ضرورت محسوس ہو گی تو اس پر اقدامات کئے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ فرح منظور نے موبائل سے اپنی تصویر بنانے کی کوشش کی)

MR SPEAKER: No photography, no selfie please.

جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4820 ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری بات سنیں۔ پہلے آپ نے دو سوال کر لئے ہیں تو بتائیں کہ اب کیا کریں گے کیونکہ rules اجازت نہیں دیتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ بااختیار ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اس کی rules اجازت نہیں دیتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ پورے بااختیار ہیں اس لئے آپ سے رحم کی اپیل کرتا ہوں کہ آپ اجازت دے دیں کیونکہ بہت چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایجوکیشن کے سوالات بہت اہم ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! rules permit نہیں کرتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے حلقہ کا بڑا اہم مسئلہ ہے اور آپ بااختیار ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرا خیال ہے کہ میں نے آپ کو پہلے اس بات پر پوچھا تھا اور آپ نے کہا کہ جی، میں نے پہلے ایک سوال کیا ہے۔ آپ کا جو سوال آ رہا تھا اس کو دیکھتے ہوئے میں یہ کہہ رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو محروم علاقے کی نمائندگی کی بات کی تھی اور اس میں ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ شاہ صاحب! دیکھیں، ہم سب نے حلف اٹھایا ہے کہ rules کی violation نہیں کریں گے اور اب آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ آپ اس میں پورے بااختیار ہیں۔ میں بھی rules پڑھا ہوا ہوں اور آپ اس میں بااختیار ہیں۔ میں نے ایک ہی ضمنی سوال کرنا ہے کوئی لمبی بات نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بات یہ ہے کہ معذرت کے ساتھ۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگلی درخواست میں یہ کرتا ہوں کہ اگر آپ اس کی اجازت نہیں دیتے تو اس سوال کو pending کر دیں تو next time آ جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں جی، آپ کی یہ بات مان لیتے ہیں اور اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 4822 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں بوائز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*4822: میاں طاہر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے بوائز کالجز ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ہر کالج کی عمارت کتنے کمروں اور بلاک پر مشتمل ہے؟

(ج) ہر کالج میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کالج وار بتائیں؟

(د) ہر کالج کی missing facilities کی تفصیلات نیز ان کو پورا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) فیصل آباد شہر میں کل 9بوائز کالجز ہیں جن میں سے 7کالجز جنرل ایجوکیشن اور2کامرس کالج ہیں یہ کالجز شہر کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالج کا نام	ایڈریس	حلقہ
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف سائنس فیصل آباد	ریلوے روڈ سمن آباد	NA-84, PP-70
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد	ریلوے روڈ سمن آباد	NA-84, PP-70
3	گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد	عبداللہ چوک جڑانوالہ روڈ	NA-83, PP-67
4	گورنمنٹ کالج آف کامرس عبداللہ پور فیصل آباد	عبداللہ چوک جڑانوالہ روڈ	NA-83, PP-67
5	گورنمنٹ اسلامیہ بوائز کالج سر گودھا روڈ فیصل آباد	لاری اڈا فیصل آباد	NA-28,PP-66
6	گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد فیصل آباد	ٹینکی چوک ستیانہ روڈ	NA-82, PP-65
7	گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد	ٹینکی چوک ستیانہ روڈ	NA-83, PP-68
8	گورنمنٹ کالج آف کامرس پیپلز کالونی فیصل آباد	ڈی گراونڈ فیصل آباد	NA-83, PP-68
9	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ فیصل آباد	جھنگ روڈ فیصل آباد	NA-83, PP-67

(ب)

نمبر شمار	کالج کا نام	کمروں کی تعداد	بلاک
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف سائنس فیصل آباد	28	05
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد	44	01
3	گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد	28	02
4	گورنمنٹ کالج آف کامرس عبداللہ پور فیصل آباد	27	01
5	گورنمنٹ اسلامیہ بوائز کالج سر گودھا روڈ فیصل آباد	29	01
6	گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد فیصل آباد	07	01
7	گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد	12	کوئی نہیں
8	گورنمنٹ کالج آف کامرس پیپلز کالونی فیصل آباد	10	کوئی نہیں
9	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ فیصل آباد	07	کوئی نہیں

(ج)

نمبر شمار	کالج کا نام	طلباء کی تعداد
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف سائنس فیصل آباد	2140
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد	4779
3	گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد	2027
4	گورنمنٹ کالج آف کامرس عبداللہ پور فیصل آباد	1285
5	گورنمنٹ اسلامیہ بوائز کالج سر گودھا روڈ فیصل آباد	2042
6	گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد فیصل آباد	219

7	گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد	465
8	گورنمنٹ کالج آف کامرس پیپلز کالونی فیصل آباد	875
9	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ فیصل آباد	65

(د) فیصل آباد شہر کے کالجوں میں missing facilities کی فراہمی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مندرجہ ذیل کالجز میں موجودہ سال کی ADP کے تحت missing facilities فراہم کی جارہی ہیں۔

نمبر شمار	کالج کا نام	مسنگ فسیلٹیز
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد	34 کمرے اور 04 لیبار ٹریز تعمیر کی جارہی ہیں
2	گورنمنٹ اسلامیہ بوائز کالج سر گودھا روڈ فیصل آباد	سائنس بلاک اور ملٹی پرپز ہال تعمیر ہو رہا ہے۔
3	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ فیصل آباد	10 کمرے تعمیر کئے جارہے ہیں

مندرجہ ذیل کالج کی missing facilities کو تجویز کردہ بجٹ برائے سال 16۔2015 میں شامل کیا گیا ہے۔

1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف سائنس فیصل آباد	اندرونی سڑک کی مرمت

مندرجہ ذیل کالجز کی missing facilities کی تجاویز ایک مشترکہ سمری میں وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوادی گئی ہے۔

1	گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ فیصل آباد	پرنسپل کی رہائش
2	گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد	ایڈمن بلاک
3	گورنمنٹ ملت ڈگری کالج غلام محمد آباد فیصل آباد	6 اضافی کلاس روم، کمپیوٹر لیب، واش روم اور کنٹین وغیرہ

مندرجہ ذیل کالجوں کی missing facilities کا جائزہ لیا جارہا ہے اور ضروری قانونی کارروائی کے بعد ان کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

1 گورنمنٹ کالج آف کامرس عبداللہ پور فیصل آباد

2 گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس جھنگ روڈ فیصل آباد

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ سوال میں نے پچھلے سال بھی کیا تھا تو on the floor of the House کھڑے ہو کر یقین دلایا گیا تھا کہ missing facilities جن جن کالجوں میں ہوں گی ان کی ایک رپورٹ بنا کر اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔ آج مجھے جو یہ جواب دیا گیا ہے تو اس میں صرف کمروں کی تفصیل بتائی گئی ہے اور اس چیز کا جواب نہیں دیا گیا جو میں نے پوچھا تھا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان کا پچھلا سوال جو ہے اسے یہ repeat کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! پچھلے سوال کا جواب آپ کے پاس ہے جو انہوں نے دیا تھا، مجھے اس سوال کا نمبر بتا دیں میں اسے تلاش کروالوں گا؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال آپ نے pending کر دیا تھا اس لئے میرے پاس جواب تو نہیں ہے کیونکہ میرے حلقے کے کچھ کالجوں میں missing facilities ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کی نشاندہی کر دیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ وہ آپ کے grievances کو redress کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہاں پر اگر ان کے جواب کو consider کیا جائے تو اس میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ پرنسپل کی رہائش گاہ کے لئے گورنمنٹ ڈگری کالج ستیانہ روڈ اور گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد میں ایڈمن بلاک کے لئے، ان کو missing facilities میں لکھا گیا ہے جبکہ یہ چیزیں missing facilities میں نہیں آتیں۔ Missing facilities میں چار دیواری، گیٹ، واش رومز بلاک اور کلاس رومز آتے ہیں۔ یہ ایڈمن بلاک یا پرنسپل کی رہائش گاہیں missing facilities میں نہیں آتیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! موجودہ سال کی ADP کی جتنی missing facilities تھیں وہ ان کو بتا دی گئی ہیں اور ایک دفعہ پہلے بھی on the floor of the House میں نے یہ بات کی تھی کہ ہمارے پاس missing facilities کی جتنی detail تھی وہ ہم نے سمری چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو نومبر 2014 میں بھجوائی جس کا بدقسمتی سے ابھی تک ہمارے پاس جواب نہیں آیا but میری سیکرٹری implementation سے بات ہوئی ہے and I asked him کہ اس کا either way reply کر دیں تاکہ جو جو ہماری missing facilities ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے ہم مزید plan کر سکیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین اور گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد میں واش رومز کی بہت زیادہ قلت ہے۔ پچھلے سال بھی میں نے یہ چیز اپنے سوال میں mention کی تھی اور اس دفعہ بھی کر رہا ہوں، انہوں نے on the floor of the House کھڑے ہو کر یقین دلایا تھا کہ اس کو consider کیا جائے گا اور اس کو next ADP میں رکھا جائے گا لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں اسے دیکھتا ہوں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اب پھر دوبارہ وہی چیزیں سامنے آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں انہیں کہتا ہوں۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کو دوبارہ بھی consider کرتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ جو سمری گئی ہے اس میں missing facilities میں یہ سب چیزیں شامل کی گئی تھیں اور ہم صرف duplication کی وجہ سے دوبارہ نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر وہ کسی وجہ سے رہ گیا ہے تو اس کو اس میں شامل کروائیں اور اس کی یقین دہانی کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو سمری بھجوائی گئی ہے اس میں یہ سب چیزیں شامل ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے انہیں آپ نے زبردستی بٹھا دیا ہے اور خود ضمنی سوال کرنا شروع ہو گئے ہیں this is not good

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ان کی اجازت سے کر رہا ہوں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! انہیں ضمنی سوال کرنے دیں۔ ان کے بعد میں کروں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری submission آپ سے یہ ہے کہ جب ایک منسٹر ذمہ داری کے ساتھ چیئر کو اس بات کی assurance دیتے ہیں کہ کل صبح اس پر ہم رپورٹ پیش کر دیں گے یا اس کام پر ہم عملدرآمد کر کے آئیں گے۔ جب وہ نہیں کر کے آتے تو اس کے بعد ان کو پوچھنے کا حق یا استحقاق

کس کے پاس ہے یا یہ وزیر صاحب نے جو assurance دی ہے یا ابھی پارلیمانی سیکرٹری for that matter دے رہی ہیں یا جیسے بزنس ہاؤس کی کمیٹی کے متعلق اور کمیٹی نمبر 6 کی اور جو employees کے matter ہیں، اس پر منسٹر categorically کہہ کر گئے لیکن آج تک کوئی رپورٹ ہاؤس میں نہیں آئی اور کوئی پُرسان حال نہیں ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال ہے کیا؟ regarding this question

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Assurance دی گئی ہے تو وہ کیسے پوری ہوگی؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ میاں صاحب! جو انہوں نے کہا ہے آپ اس بات سے satisfied ہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں ان کی بات سے بالکل disagree کرتا ہوں کیونکہ جو محترمہ نے on the floor of the House کھڑے ہو کر فرمایا ہے کہ ہم اس کو ADP میں ڈال دیں گے۔ ADP میں تو اب فہرستیں بن کر آ چکی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جن کی آپ نے نشاندہی کی ہے وہ ان کی بات کر رہے ہیں وہ ضرور ڈلوائیں گے۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی تشریف رکھتے ہیں تو یقیناً وہ بھی نوٹ کریں گے اور آپ کی بات اور آپ کا جو grievance ہے اس کو redress کریں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پچھلے سال یہاں پر کھڑے ہو کر یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ آپ سے ایک علیحدہ میٹنگ کی جائے گی لیکن اس وعدے کو بھی ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا۔ آج تک کسی بندے نے بلا کر یہ نہیں پوچھا کہ آپ کے کون کون سے کالجوں میں کس کس چیز کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جو آپ نے نشاندہی کی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ افسران کی فوج ظفر موج ٹھنڈی گاڑیوں میں بیٹھ کر جاتی ہے، ایسے دفاتر کا چکر لگاتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔ ان کو کیا پتا کہ حلقوں میں کیا کیا کام ہونے والے ہیں؟ یہ متعلقہ ممبران کو on board کریں تو کم از کم ہمیں یہاں پر کھڑے ہو کر ایسی تقریریں نہ کرنی پڑیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے ان کو پہلے یہ بتایا تھا کہ ADP میں جو سکیم شامل ہے وہ یہاں پر لکھ دی گئی ہیں اور جو سکیمیں یہاں پر mention کی گئی

ہیں یہ ADP میں شامل ہیں اور میں نے دوسری بات یہ کی تھی کہ ایک missing facilities کی الگ سے سمری وزیراعلیٰ ہاؤس میں بھیجی گئی تھی جس کا بدقسمتی سے جواب نہیں آیا جس کے بارے میں میری سیکرٹری implementation سے کل بات ہوئی کہ اس کا آپ ہمیں reply either way کر دیں تاکہ ہم اس کو accordingly mange کر لیں۔ ہماری جو missing facilities ہیں تو اس کا ہمیں کوئی positive یا negative جو بھی جواب آتا ہے تو انشاء اللہ ہم ان کے جو issues ہیں وہ دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ مجھے بھی بتائیں گے کہ میں نے اس میں شامل کر لیا ہے۔ آپ کی مہربانی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہ عجیب قسم کا مذاق کر رہے ہیں۔ پچھلے سال بھی یہ کہا گیا کہ سمری بھجوا دی گئی ہے، سمری منظور ہو گئی ہے، missing facilities کو دور کر دیا جائے گا اور آج بھی کھڑے ہو کر وہی باتیں کی جا رہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، don't worry

میاں طاہر: جناب سپیکر! آپ یہ آج commit کروا دیں کہ یہ اس سال کے ADP میں پی پی۔69 کے کالجوں کو شامل کیا جائے گا تو میں پھر بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کا کام کروائیں گے جس طرح بھی ہوا اور آپ ایسے نہ کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس پر آپ ان سے commitment کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کا کام بالکل کروائیں اور ضرور کروائیں۔ مہربانی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی بھی ضمنی سوال ہے کیونکہ آپ کے تین سوال ہو چکے ہیں۔ بہت شکریہ۔ وقفہ سوالات ہی ختم ہو گیا ہے۔ اب میں کیا کروں۔ Question Hour is over now.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: پنجاب یونیورسٹی میں غیر قانونی رہائش پذیر طلباء کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*3313: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 کے دوران پنجاب یونیورسٹی کے ہاسٹل میں غیر قانونی رہائش پذیر طلباء سے قانونی کارروائی کر کے خالی کرالیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہاسٹل خالی کروانے کے دوران متعدد طلباء نے مزاحمت بھی کی جس کے نتیجے میں متعدد سرکاری اہلکار زخمی بھی ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد طلباء نے توڑ پھوڑ کی جس کے نتیجے میں یونیورسٹی کو شدید نقصان پہنچا جس پر متعدد طلباء کے خلاف مقدمات بھی درج ہوئے، درج مقدمات کے ضمن میں کتنے طلباء کو گرفتار اور کتنے طلباء کو سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ سال 2013 میں پنجاب یونیورسٹی کے ہاسٹل غیر قانونی رہائش پذیر طلباء سے خالی کرائے گئے۔

(ب) درست ہے کہ ہاسٹل خالی کروانے کے دوران متعدد طلباء نے مزاحمت بھی کی جس کے نتیجے میں متعدد سرکاری اہلکار زخمی بھی ہوئے۔

(ج) درست ہے کہ طلباء نے توڑ پھوڑ کی جس کے ضمن میں ان کے خلاف مقدمات درج ہوئے ایف آئی آرز کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

لاہور: بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے سب کیمپس کا آغاز و دیگر تفصیلات

*3316: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی سب کیمپس لاہور کب شروع ہوا نیز اس کے شروع کرنے کے لئے حکومت سے کب اور کس قانون کے تحت اجازت لی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ یونیورسٹی کا کیمپس قانونی تقاضوں کو پورا کئے بغیر شروع کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں نئی کلاسز کا اجراء بھی ہو چکا تھا مگر بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر اسے ختم کر دیا گیا آخر کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) متذکرہ یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے طلباء و طالبات کے مستقبل کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز انہیں کن کن دوسری یونیورسٹی میں accommodate کیا گیا ہے اگر نہیں تو کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، لاہور کیمپس کی منظوری مورخہ 2013۔03۔13 کو بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ایکٹ 1975 کے سیکشن (I)5 اور (III)5 کے تحت دی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مابعد حکومتی منظوری مورخہ 2013۔03۔13، متذکرہ یونیورسٹی کے لاہور کیمپس میں قانونی تقاضے پورے کئے بغیر کلاسز کا اجراء کر دیا گیا جبکہ حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن 2013۔03۔13 یونیورسٹی کو مندرجہ ذیل شرائط پر لاہور کیمپس کھولنے کی مشروط اجازت دی تھی۔

1۔ سنڈیکیٹ کی منظوری

2۔ ہائر ایجوکیشن اسلام آباد سے NOC

یونیورسٹی مندرجہ بالا دونوں شرائط کو پورا کرنے میں ناکام رہی۔ بعد ازاں بغیر قانونی تقاضے پورے کئے کلاسز کے اجراء کرنے پر حکومت پنجاب نے مذکورہ معاملے پر ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی جس کی سفارشات ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے وزیر تعلیم پنجاب کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھجوادی ہیں۔

(ج) متذکرہ یونیورسٹی نے لاہور کیمپس میں کلاسز کا اجراء کیا تھا تاہم سنڈیکیٹ کے اجلاس 5,6۔ ستمبر 2013 میں مندرجہ بالا شرائط کے پورا نہ ہونے کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ سنڈیکیٹ کی ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو کہ کیمپس کے قیام بارے قانونی پہلوؤں کی جانچ پڑتال کرے گی اس ذیلی کمیٹی کی حتمی رپورٹ کی منظوری بذریعہ سنڈیکیٹ ہونے تک مذکورہ لاہور کیمپس کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

یونیورسٹی کے اس اقدام کو جناب سول جج درجہ اول لاہور نے معطل کرتے ہوئے حکم امتناعی دے دیا ہے جس کے خلاف یونیورسٹی نے مذکورہ عدالت میں اپیل دائر کر دی ہے اور معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ لاہور کیمپس کا معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور لاہور کیمپس سول جج لاہور کی طرف سے دیئے گئے حکم امتناعی آرڈر کی وجہ سے کام کر رہا ہے تاہم ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے بذریعہ اشتہار طلباء کے مفاد میں یہ مطلع کیا ہے کہ لاہور کیمپس کو مزید کام کرنے سے روک دیا گیا ہے تاکہ طلباء اور والدین کا قیمتی وقت اور مال ضائع نہ ہو۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ملکوال سے متعلقہ تفصیلات

*5447:جناب شفقت محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کتنی ہے اور کیا ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں طالبات کی تعداد اور مضامین کے مطابق ہیں؟

(ج) کیا کالج کی عمارت میں موجود طالبات کی تعداد کے مطابق کمروں کی تعداد ہے؟

(د) کیا مذکورہ کالج میں طالبات کے لئے ہال موجود ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 25 ہے 11 اسامیوں پر ریگولر لیکچرار کام کر رہی ہیں اور 14 اسامیاں خالی ہیں ان پر ضرورت کے مطابق (CTIs) بھرتی کئے ہوئے ہیں۔

(ب) کالج کی ٹوٹل طالبات کی تعداد 1173 ہے اور ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں طالبات کی تعداد اور مضامین کے مطابق ہیں۔

(ج) کالج کی عمارت میں کل کلاس رومز کی تعداد بارہ ہے اور لیبارٹریز کی تعداد آٹھ ہے کمروں کی تعداد طالبات کی تعداد کے مطابق ہے لیکن مستقبل میں طالبات کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے مزید کمروں کی ضرورت ہو گی۔

(د) مذکورہ کالج میں طالبات کے لئے ہال موجود نہیں ہے لیکن additional facilities کے بلڈنگ کمپونٹ کے تحت ہائرا تھارٹیز کو multipurpose ہال کی تعمیر کے لئے لیٹر لکھا ہوا ہے۔

پرائیویٹ شعبہ میں یونیورسٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5790: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ شعبہ میں قائم ہونے والی یونیورسٹیوں کو ان کے چارٹر کے مطابق دیگر شہروں میں سب کیمپس کھولنے کی اجازت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں دیگر پرائیویٹ کالجز کو الحاق نامہ جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹیاں دیگر شہروں میں سب کیمپس کھول رہی ہیں اور الحاق نامے جاری کر رہی ہیں، کیا ایسا حکومت کی اجازت سے ہو رہا ہے؟

وزیر ہائرایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پرائیویٹ شعبہ میں قائم ہونے والی یونیورسٹیز چارٹر کے مطابق اپنے قیام کے دس سال بعد دیگر شہروں میں سب کیمپس کھولنے کی مجاز ہیں۔

(ب) نجی شعبہ میں قائم ہونے والی یونیورسٹیز اپنے ایکٹ / چارٹر کے مطابق دیگر اداروں کا الحاق کر سکتی ہیں۔

(ج) حکومت کی اجازت کے بغیر قائم ہونے والے سب کیمپس یا الحاق کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے نجی شعبہ میں قائم ہونے والی تمام یونیورسٹیز کے لئے سب کیمپس قائم کرنے سے پہلے گورنر کی اجازت لینا ضروری ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*5794: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے بوائز اور گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ کس کس کالج میں بوائے سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جارہی ہے؟

(ج) مذکورہ کالجز میں بوائے سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت کے لئے کتنے اساتذہ کام کر رہے ہیں، ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ کالجز میں بوائے سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی کمپنی موجود ہے کیا ان کے کیمپ باقاعدہ منعقد ہوتے ہیں کیا ان کا ریکارڈ موجود ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مندرجہ ذیل 14 کالجز واقع ہیں:

1۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ
2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ
3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ
4۔ گورنمنٹ فرید بخش کالج 333 گ ب
5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج رجانہ
6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج موروثی پور
7۔ گورنمنٹ کامرس کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ
8۔ گورنمنٹ کامرس کالج گوجرہ
9۔ گورنمنٹ کامرس کالج کمالیہ
10۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ
11۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ
12۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمالیہ
13۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین پیر محل
14۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین رجانہ

(ب) مندرجہ ذیل کالجز میں بوائے سکاؤٹ اور گرلز گائیڈ کی تربیت دی جاتی ہے۔

1۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ
2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ
3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج موروثی پور
5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ
6۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ

(ج)

1۔ گورنمنٹ میونسپل پوسٹ گریجویٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2 اساتذہ
2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج گوجرہ میں 2 اساتذہ
3۔ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں 2 اساتذہ
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج موروثی پور میں 1 استاد
5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 2 اساتذہ
6۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرہ میں 2 اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) طلباء وطالبات پر مشتمل سوسائٹی موجود ہے اور ان کے اجلاس منعقد ہوتے رہتے ہیں کالجز کے پاس ان کا باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں ذرا رپورٹ پیش کر لوں۔Please report پیش کر لینے دیں۔ جناب ذوالفقار علی خان مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن سے متعلق ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے ورنہ پھر وہ چلے جائیں گے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔ جی، رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! میں

The Stamp (Amendment) Bill 2015 (Bill No 27 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب جناب احمد خان بلوچ قائمہ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب2015اور مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں2015کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! میں

The Punjab Mass Transit Authority Bill 2015 (Bill No. 22 of 2015) and the Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 23 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میں بات کر رہا ہوں کچھ خیال کریں مہربانی کریں۔ جناب شہزاد منشی صاحب مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) میٹرنٹی بینیفٹس پنجاب2015کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Maternity Benefits (Amendment) Bill 2015 (Bill No 26. of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کل کے سوال کے بارے میں بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، مراد راس صاحب کی بات سننے دیں آپ کے کل کے سوال کا پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب لے کر آرہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہیلی کاپٹر پر آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: میری ابھی منڈا صاحب سے ٹیلیفون پر بات ہوئی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ میں آرہا ہوں۔ بقول اُن کے وہ کہہ رہے ہیں میں آرہا ہوں۔ اس کو pending کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کس سوال کو pending کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کے سوال کا جواب آنا ہے اس کا ذرا انتظار کر کے پھر بات کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ یہ بتادیں کہ آج کے اجلاس میں آئے گا یا اگلے اجلاس میں آئے گا۔

جناب سپیکر: تحاریک التوائے کار کے بعد۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ایک بہت ضروری پوائنٹ پر بات کروں گا یہ پہلے بھی ایوان کے اندر discuses ہو چکا ہے۔ ہمارے پنجاب کے اندر ایم فل اور پی ایچ ڈی ٹیچرز کی پروموشن کے لئے ان کے service structure کے لئے ابھی تک کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی۔ پورے پنجاب کے اندر 300 ٹیچرز ہیں ان کی پوری لسٹ میرے پاس ہے جو کہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے اندر پڑھا رہے ہیں ان کا گریڈ 9 سے 14 اور 16 ہے اس سے آگے ان کو گریڈ نہیں ملتا۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی ٹیچرز جو کہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کے اندر پڑھا رہے ہیں انہیں 9,14 اور 16 سکیل پر رکھا جارہا ہے ان کی تعداد صرف 300 ہے۔ جو بی اے پاس کرتا ہے اُسے سیدھا 16 سکیل میں لگا دیا جاتا ہے اس پر پالیسی بنی ہوئی ہے اور ان کے لئے کوئی پالیسی نہیں ہے جنہوں نے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے ان کو ابھی تک سکیل 9,14 اور 16 میں رکھا جاتا ہے حالانکہ جو یونیورسٹی میں پڑھانے جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بہتر ہے، آپ اس کا سوال دے دیں۔ تاکہ اُس کا جواب لیں۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اس پر آپ کو کچھ بتادوں تاکہ۔۔۔
جناب سپیکر: بڑی مہربانی! آپ اس پر سوال دیں تاکہ میں اُن سے پوچھوں۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یونیورسٹی کے اندر جو پروفیسر پڑھا رہے ہیں۔
جناب سپیکر: آپ کی مہربانی! توجہ دلاؤ نوٹس آنے دیں بہت ضروری توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پورے پنجاب میں 300 بندے ہیں۔
جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں اس کا سوال دیں میں اُن سے جواب لوں گا۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ایک سوال تھا جس کا جواب آج کے لئے pending کیا گیا تھا اُس کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اس پر discuss کروالیں۔
جناب سپیکر: کون سی کمیٹی کس طرح بھیجوں؟ میرے پاس اس کے متعلق کوئی چیز ہے آپ لکھ کر کچھ دیتے میں اُس کا نوٹس لیتا۔

(اذانِ ظہر)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دو چار دس نہیں پورے نوے ارب روپے کی ڈکیتی پاکستانی قوم کے ساتھ ہونے چلی ہے۔ قصہ یہ ہے کہ نیپرا نے 3 روپے گھریلو صارفین اور 4 روپے صنعتی صارفین کے ٹیرف کے اندر کمی کی منظوری دی ہے لائن لاسز اور فرنس آئل کی قیمت میں کمی یہ دو تین تک reason کی بنیاد پر لیکن آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے دباؤ پر نیا سرچارج نافذ کرکے یہ جو کمی کا فیصلہ ہوا ہے جس میں پبلک کو relief دیا گیا تھا۔ یہ سرچارج 90۔ ارب روپے کی ڈکیتی ہے۔
جناب سپیکر: شاہ صاحب! بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں اور ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: آپ واک آؤٹ نہ کریں اچھی بات نہیں لگے گی۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No, Point of order now. Let me proceed further.

توجہ دلاؤنوٹسز

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤنوٹسز لیتے ہیں۔پہلا توجہ دلاؤنوٹس چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ) کا ہے وہ پڑھ چکے ہیں اُس کا جواب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب!آپ نے دینا تھا۔

سرگودھا: موضع آہلی روانہ تھانہ کوٹ مومن میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

(۔۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!میں مختصر بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلی بار جب یہ توجہ دلاؤنوٹس ایوان میں پیش ہوا تو سندھو صاحب کی اس پر تھوڑیobservation تھی کہ ابھی تک انوسٹی گیشن ٹھیک نہیں ہو رہی ہے تو اس توجہ دلاؤنوٹس کوpending کیا جائے میری متعلقہ ڈی پی او سے بات ہوئی تھی اُس نے انوسٹی گیشن کی ہے اسی ڈکیتی میں کوئی58افراد گرفتار ہو چکے ہیں اور ابھی تک انوسٹی گیشن جاری ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ سامان جو لوٹا گیا ہے اور اس میں جو آٹھ دس لوگ ملوث ہیں وہ بھی پکڑے جائیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں اس پر آپ نے کافی بات کر لی ہے مجھے آگے بڑھنے دیں میرے پاس آگے ضروری کارروائی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!مجھے بات کرنے دیں۔یہ سوال گندم اور جواب چنا ہے۔میں کہتا ہوں کہ آٹھ لوگوں نے ڈکیتی کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے58لوگ پکڑے ہیں۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ڈکیتی کے کون سے ملزم پکڑے گئے ہیں ان کے نام بتادیں؟ بات یہ ہے کہ یہ ایک ڈکیتی ہو یا ہزاروں ڈکیتیاں ہوں میرا تو سارا حلقہ ہی لٹ گیا ہے اور وہاں اشتہاری دندنا رہے ہیں۔ آپ پنجاب کے کسی بھی اشتہاری کا نام لیں تو وہ میرے حلقے میں ہے۔ ہمارے سابقہ ایم پی اے کی بیٹی کے

گھر ڈکیتی ہوئی اور اس کے بعد بھی سرگودھا میں مختلف ڈکیتیاں ہوئی ہیں جن کے پرچے درج نہیں ہوئے۔ توجہ دلاؤ نوٹس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ معاشرے میں کچھ بہتری آئے اور یہ ایوان اس کا کوئی action لے۔ ڈی پی او صاحب گیلری میں آ گئے ہیں میں ڈی پی او صاحب کے work اور conduct کے متعلق شدید تحفظات رکھتا ہوں لیکن میں آگے اس لئے بات نہیں کروں گا کہ یہ اِدھر آئے ہوئے ہیں ورنہ میں بات کرنا جانتا ہوں۔ میں اس توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے وزیراعلیٰ کی بھی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرا حلقہ لٹ گیا ہے، سرگودھا ڈسٹرکٹ لٹ گیا ہے اور پولیس نے ڈکیتوں کا روپ دھار لیا ہے۔ خدارا policing or no policing does not make any difference یہ بات ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ میں نے آئی جی صاحب کو بھی کہا تھا کہ خدا کے واسطے یہ آپ کا جو ڈاکٹر ہے Corrupt but effective اس کو ختم کر دیں۔ Corrupt but effective جو ہے وہ squeeze کرتا ہے، لوگوں کو نچوڑتا ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش تو سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے، آپ کا سارا کچھ نوٹ ہو گیا ہے، جو کچھ آپ نے کہا ہے اس کا نوٹس آ گیا ہے، مہربانی کریں اور تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات نہیں سنی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی گئی ہے اور وزیراعلیٰ کے نوٹس میں بھی آپ کی بات آ گئی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں، نوٹس میں کیسے آ گئی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان بیٹھے سن رہے ہیں اور ہوم سیکرٹری بھی سن رہے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ کب تک یہ ملزمان پکڑے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب! ان کو بتا دیں کہ آپ کی طرف سے کوشش جاری ہے۔ سندھو صاحب! آپ بیٹھیں ان سے پوچھتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! سندھو صاحب کا جو concern ہے میں نے اس کو نوٹ کر لیا ہے اور مجھے پتا ہے کہ یہ ان کا concern ہے۔ میں نے

ڈی پی او کو بتادیا ہے وہ دن رات کوشش کر رہا ہے اور ان کی ٹیم بھی پوری کوشش کر رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ لوگ جلدی پکڑے جائیں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 808 آپ کا ہے جس کو پڑھ دیا تھا۔ جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب دیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال کیا تھا اور اس کا جواب کیا آیا ہے؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! انہوں نے آپ کی ساری بات سن لی ہے آپ کیا کر رہے ہیں؟ مہربانی کریں۔ انہوں نے اس کا نوٹس لے لیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): اس توجہ دلاؤ نوٹس کو پھر pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ No pending وہ خود اس کا نوٹس لیں گے۔ شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں آپ کے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 808 کا جواب آنے لگا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

بہاولپور: تھانہ بغداد الجدید میں گرفتار ملزمان سے متعلقہ تفصیلات

(۔۔۔جاری)

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے بات ہو گئی ہے ان کے جو observations تھے ان پر ہم نے ایس پی بہاولپور انوسٹی گیشن تعینات کر دیا تھا اور ان کی رپورٹ آ گئی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس میں definitely ایس ایچ او ملوث تھا جو favouritism کر رہا تھا جس کو ہم نے نکال دیا ہے۔ میری ڈاکٹر صاحب سے بات ہو گئی تھی وہ satisfied ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈی پی او صاحب نے بھی بڑی تفصیل سے مجھ سے بات کی ہے اور کرنل صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے اس کو seriously لیا ہے۔ اس وقت ایس ایچ او suspend ہو کر لائن میں ہے اور کیس streamline ہو رہا ہے۔ میں کرنل صاحب اور ڈی پی او صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 817 جناب محمد سبطین خان کا ہے۔

گوجرانوالہ۔ممبر اسمبلی کے بیٹےاور دوست کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

817:جناب محمد سبطین خان:کیاوزیراعلیٰازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "ایکسپریس"نیوزچینل مورخہ 31-05-2015کی خبر کے مطابق تھانہ صدر تحصیل کامونکی کی حدود میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ممبر پنجاب اسمبلی چودھری شمشاداحمد خان،ان کابیٹااور قریبی دوست جاں بحق ہوگئے؟

(ب) کیااس واقعہ کا مقدمہ درج کرلیاگیا ہے اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!ایک بڑاافسوسناک واقعہ ہے ہماری اسمبلی کے معزز ممبر چودھری شمشاد احمد خان،ان کے بیٹےاور ان کے دوست کو شہید کردیاگیا۔ اس کی جوinitial detailہےاس کو میں یہاں پڑھ دیتاہوں۔عرض ہے کہ:

ایف آئی آر نمبر332/15مورخہ 31-05-15بجرم302/324/109/427/148/139 ت پ ATA 821/7 تھانہ صدر کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں درج ہے۔توجہ دلاؤنوٹس کے جواب میں عرض ہے کہ:

(الف) متذکرہ مقدمہ اس طرح ہے کہ مدعی مقدمہ نے درخواست دی ہے کہ میں کامونکی کارہائشی ہوں زمیندارا کرتاہوں اور محکمہ فوڈ میں انسپکٹر ہوں۔شام تقریباً ساڑھے چھ بجے میرا پھوپھی زاد بھائی چودھری شمشاد احمد خان،ایم پی اے کامونکی،اس کابیٹاشہباز احمد خان،اس کا بھتیجا علی وکیل خان ولد اشفاق احمد خان قوم راجپوت۔چودھری شمشاد احمد خان کا دوست شیخ محمود احمد ولد شیخ محمد اسماعیل محلہ سلامت پورہ کامونکی اور ان کا ملازم عامر ولد رانا اختر سکنہ کامونکی بسواری نمبر LEC- 100/14 برنگ سفید لینڈکروزر جبکہ محمد اشفاق ولد محمد اقبال ناصر، محمود خان ولد لیاقت علی،ریاست علی ولد محمد رمضان قوم راجپوت سکنہ کامونکی بسواری گاڑی نمبرLEF-100/14لینڈکروزر برنگ سفید میں بیٹھ کر چودھری شمشاداحمد خان کے فارم ہاؤس راجہ بھلہ کی رہائش گاہ جی ٹی روڈ کامونکی سے آرہے تھے۔جب ہم کالج روڈ پر خان پٹرولیم سیم نالہ پر پہنچے تو سامنے سے ایک کار برنگ سیاہ کھڑی تھی۔گزرنے کا راستہ نہ ہونے کی وجہ سے ہماری گاڑیاں وہاں رک گئیں۔چودھری شمشاد احمد خان کی گاڑی میری گاڑی کے

آ گے تھی۔ میری گاڑی کے شیشے کھلے ہوئے تھے۔ سیاہ گاڑی میں اچانک چار کس نامعلوم اشخاص مسلح کلاشنکوف اترے۔ ان میں سے ایک کا قد لمبا اور تین درمیانے قد کے تھے جنہوں نے آ کر چودھری شمشاد احمد خان کی لینڈ کروزر پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ چودھری شمشاد احمد خان صاحب جو اپنے ڈرائیور کے ساتھ آ گے بیٹھے تھے اور ان کا بیٹا پیچھے بیٹھا تھا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو لوگوں کا وہاں پر رش ہو گیا اور دیکھا گیا کہ ڈرائیور کے پیٹ پر گولیاں لگی تھیں، چودھری شمشاد احمد خان صاحب کے منہ اور سینے پر گولی لگی تھی جبکہ ان کے بیٹے کی پسلی اور سامنے chest پر گولیاں لگی تھیں۔ انہوں نے اس گاڑی میں شہادت پائی۔ وہ لوگ جنہوں نے فائرنگ کی وہ گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے روپوش ہو گئے۔ جب یہ واقعہ ہوا تو وہاں کے جو متعلقہ افسران تھے وہ فوراً اس جائے وقوعہ پر پہنچے اور فوراً انوسٹی گیشن شروع کر دی۔ اس میں ایک موقع یہ بھی آیا کہ TTP طالبان نے بھی کہا کہ ہم نے یہ کیا ہے۔ یہ دہشت گردی کا واقعہ ہے لیکن یہاں ایک چیز صاف ظاہر ہوتی ہے کہ یہ دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہے اور پولیس تقریباً 99 فیصد کیس تک پہنچ چکی ہے۔ جو لوگ اس میں ملوث ہیں، جن لوگوں نے facilitate بنایا ہے اور جن لوگوں نے یہ murder plan بنایا ہے تو میں premature ہوں گا اگر اس وقت یہ ایوان کو بتاؤں۔ ہم نے اس کیس میں کافی لوگ پکڑ لئے ہیں اور جنہوں نے اعتراف بھی کر لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پولیس کی بڑی efficiency ہے کہ ایک دم لوگوں کو پکڑ لیا گیا ہے۔ کچھ لوگ باہر روپوش ہو گئے ہیں اور جو planner تھے وہ ساری فیملی ساتھ ٹکٹ کرا کر پہلے سے دبئی چلے گئے ہیں تو میں ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو ملزمان اس میں ملوث ہیں جنہوں نے فائر کیا ہے اور یہ واردات کی ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد پکڑے جائیں گے اور ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میں منسٹر صاحب کے جواب سے کافی حد تک مطمئن ہوں۔ دہشت گردی کہیں بھی ہو اور terrorist activities کہیں بھی ہوں وہ قابل مذمت ہیں لیکن ہمارے ایم پی اے چودھری شمشاد احمد خان (مرحوم) اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے درجات بلند ہوں۔ ان کے ساتھ ان کا معصوم بیٹا جس بے دردی کے ساتھ شہید ہوئے ہیں۔

اس کامطلب ہے کہ وہ50یا60ہزار ووٹ لے کر and he was representing his area. آئے in a way ایک لحاظ سے ان سب کی سبکی ہوئی ہے یا ایک قسم کی شہادت ہوئی۔ ہم دعا گو ہیں اور ہم نے گورنمنٹ پر point scoring کے point of view سے توجہ دلاؤنوٹس قطعاً نہیں دیا کیونکہ وہ ہمارے معزز ممبر اور سینئر پارلیمنٹیرین تھے۔ ہمارے اس طرف کے دوستوں کو جتنا افسوس ہوا ہے شاید ہمیں ان سے زیادہ ہوا ہو تو اسی لئے جب منسٹر صاحب تقریر کر رہے تھے تو دو تین لوگوں نے clapping کی تو میرا ان کے ساتھ اتفاق نہیں تھا۔ ہمیں اس جواب پر claps نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ جو ان کے facilitators تھے جنہوں نے ان کی مدد کی وہ سارے پکڑے جائیں اور ہمیں وہ نظر آئے کہ ان کو انصاف کے کٹہرے میں لایا گیا ہے اور ان کو سزا ملی ہے تاکہ آج کے بعد اس طرح کے واقعات سے avoid کیا جائے۔ میری یہ گزارش تھی اور جو بچہ علی زخمی ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا کرے۔

جناب سپیکر: جی، اب وہ ٹھیک ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جو سیاستدان پاکستان میں murder ہو جاتے ہیں پھر کچھ عرصے کے بعد وہ وقوعہ ایک کہانی بن جاتی ہے۔ میں اس ایوان کی موجودگی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس توجہ دلاؤنوٹس کو pending رکھیں۔ اس میں جو سب سے بڑی خرابی نظر آئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ بندے جنہوں نے plan کیا وہ ملک سے باہر چلے گئے۔ ان کو ملک کے اندر لانے میں کئی سال بیت جائیں گے۔ اس کیس کو بالکل اس طرح نہ رکھا جائے، میری وزیر داخلہ سے گزارش ہے کہ اس توجہ دلاؤنوٹس کو pending کریں جب تک ان تمام لوگوں کو قانون کے مطابق سزا نہ مل جائے۔ وہ لوگ جو ملک سے باہر چلے گئے ہیں انہیں ہر حال میں پاکستان میں لایا جانا چاہئے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہاں عنایت میراں صاحب question branch میں تھے ان کے ملزم قتل کر کے باہر چلے گئے اور یہ کتنا پرانا واقعہ ہے آج تک کسی کو سزا نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ضرور ہے کہ اگر آپ ایوان کی رائے لینا چاہتے ہیں تو ضرور لیں لیکن اس توجہ دلاؤنوٹس کو pending رکھیں جب تک یہ کیس کسی فیصلے تک نہیں پہنچتا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! انہوں نے بات کی ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! جی، میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 822 سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔

راولپنڈی: پولیس کی فائرنگ سے دو سگے بھائیوں کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

822: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 2015-06-06 کی خبر کے مطابق راولپنڈی تھانہ نیوٹاؤن کے علاقے میں پولیس کی فائرنگ سے دو سگے بھائی جاں بحق جبکہ ایک شدید زخمی ہوگیا ہے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، اب تک تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ راولپنڈی میں ہوا ہے اور بڑا افسوسناک واقعہ ہے۔ دو بھائی پولیس کے ہاتھوں شہید ہوئے ہیں، یہ تھانہ نیوٹاؤن کے علاقے میں پولیس کی فائرنگ سے دو سگے بھائی جاں بحق ہوئے تاہم اس کے علاوہ کوئی زخمی نہیں ہوا ہے۔ تفصیلات کے مطابق شرافت بٹ والد محمد یعقوب سکنہ محمدی کالونی صادق آباد راولپنڈی نے مورخہ 2015-06-06 کو مقامی پولیس کو اطلاع دی کہ وہ کام سے فارغ ہو کر اپنے گھر جا رہا تھا کہ جب وہ 6th road پوسٹ گریجویٹ کالج سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی پہنچا تو اس کے حقیقی بھائی ذیشان اور شکیل بٹ بھی اسلام آباد سے آ گئے۔ جونہی ہم گھر جانے کے لئے روانہ ہوئے تو پیچھے سے دو موٹر سائیکلوں پر سوار پولیس ملازموں نے میرے بھائیوں پر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں میرے دونوں بھائی مضروب ہو گئے جن کو ہولی فیملی ہسپتال لے جا رہے تھے تو شکیل راستے میں ہی دم توڑ گیا تاہم ذیشان بھی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوت ہو گیا۔ اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 384 مورخہ 2015-06-06 بجرم 34/324/302 ت پ تھانہ نیوٹاؤن میں درج ہو چکا ہے۔ تین کس ملزمان محمد شریف اے ایس آئی، کانسٹیبل ظہیر احمد اور کانسٹیبل زبیر الطاف کو گرفتار کر چکے ہیں جبکہ

کانسٹیبل عمیر جس نے فائر کیا تھا اس کی گرفتاری بقایا ہے۔ ایس ایس پی آپریشن راولپنڈی اور ایس پی راول ڈویژن کی نگرانی میں دو خصوصی ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں جو کانسٹیبل عمیر کو گرفتار کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ مجھے ابھی یقین دلایا گیا ہے کہ انشاء اللہ جلد وہ بھی گرفتار ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ بھی جلد ہی گرفتار ہو جائے گا۔ ان کو پتا لگ گیا ہے کہ یہ کس لوکیشن میں موجود ہے اور پولیس پارٹی اس کے پیچھے گئی ہے۔ آج کل تک عمیر کو بھی arrest کر لیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ایک آدمی کے فائر سے وہ جاں بحق ہوئے ہیں۔ میرے نوٹس میں ہے کہ دو موٹر سائیکلوں پر لوگ آئے ہیں اور ایک کی بجائے زیادہ فائرنگ ہوئی ہے۔ باقی تو میں جواب سے مطمئن ہوں جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ تین ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور جس نے فائر کیا تھا وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہو رہا تو اس میں کچھ ambiguity آرہی ہے اگر وہ clear فرمادیں تو شکریہ ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، کیا آرہی ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کوئی ambiguity آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں بھائی ایک کانسٹیبل کے فائر سے جاں بحق ہوئے ہیں جو کہ ہم نے ٹی وی فوٹیج میں دیکھا ہے یا میرے نوٹس میں جو بات آئی ہے اس میں دو موٹر سائیکلوں پر سوار تین یا چار لوگ آئے ہیں جنہوں نے فائرنگ کی۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! SOP یہ ہے کہ جہاں پر ناکہ لگتا ہے وہاں پر موٹر سائیکلیں ہوتی ہیں اور چار لوگ اس پر سوار ہوتے ہیں۔ دو لوگ موٹر سائیکل پر ready ہوتے ہیں اور باقی لوگ ٹریفک چیک کر رہے ہوتے ہیں یا جو موٹر سائیکلیں جا رہی ہوتی ہیں یا جو لوگ جا رہے ہوتے ہیں ان کو چیک کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ عمیر پیچھے بیٹھا تھا اور اس کے آگے ایک ڈرائیور drive کر رہا تھا۔ اس میں صرف ایک bullet فائر ہوا ہے۔ وہ پیچھے سے لگا ہے اور دونوں میں سے گزرا ہے اور دونوں کی death ہوئی ہے لیکن فائر صرف ایک ہوا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہوم منسٹر صاحب نے جو واقعہ ایوان میں پیش کیا ہے اور جس طرح سرکاری رپورٹ ملی ہے میرے خیال میں اس طرح واقعہ نہیں ہوا۔ ان بچوں کو سامنے سے گولی

لگی ہے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ ہے تو وہ آپ دیکھ لیں۔ میں ان کے گھر گیا تھا اور عمران خان صاحب بھی ان کے گھر گئے تھے۔ ہمارے راشد حفیظ صاحب ایم پی اے اور جناب آصف محمود ایم پی اے اور ہم سب ان کے گھر گئے اور ان کی والدہ سے ملے ہیں۔ ان کے والد صاحب پہلے ہی فوت ہو چکے ہیں تو ان کی ایک پھوپھی اور چچا ہیں جو اس پورے گھر کے ذمہ دار ہیں۔ بقول ان کے، اگر آپ کے پاس ان کی پوسٹ مارٹم رپورٹ آئے تو اس میں دیکھ لیجئے گا کہ ان کو کتنی گولیاں فائر ہوئی ہیں اور گولیاں فرنٹ سے لگی ہیں یا بیک سے لگی ہیں؟ گولیاں ان کو فرنٹ سے لگی ہیں جنہوں نے انہیں نہلایا ہے جو وہاں اہل محلہ ہیں وہ یہی بتا رہے ہیں۔ پولیس میں indiscipline کی حد ہے، چند ہفتے پہلے ائرپورٹ پر ڈاکا پڑا ہے اور چھ کروڑ روپے لوٹ لئے جاتے ہیں، پولیس والے ڈاکو، بچہ اغواء ہوتا ہے تین کروڑ روپے تاوان طلب کیا جاتا ہے، پولیس والے ڈاکو، شراب پکڑی جاتی ہے تو اس میں بھی سی پی او آفس کا ڈرائیور involve ہوتا ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پولیس ہمیں کس طرف لے کر جا رہی ہے، خاص طور پر راولپنڈی پولیس میں discipline نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ وہ لوگوں کے ساتھ اس طرح سے behave کر رہی ہے جیسے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی ہے، تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں نے بھی کچھ عرض کرنا تھا۔

جناب سپیکر: پہلے آپ فرمالیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے بھی اس سلسلے میں کل توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا تھا لیکن اب پہلے شہاب الدین صاحب کا آ گیا ہے لہذا میری آپ سے request صرف یہ ہے کہ میں گاہے بگاہے راولپنڈی پولیس کی performance پر بات کرتا رہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس واقعہ کے بارے میں بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں اس واقعہ کے بارے میں ہی بتا رہا ہوں، جس طرح عارف عباسی صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر ہر بندے کو اس بات کا پتا ہے کہ فائر سامنے سے لگا ہے، اس کو سامنے روک کر انتہائی قریب سے فائر کیا گیا۔ اس حکومت کی seriousness میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ دھرنے کی باتیں تو ہمیں یاد رہ جاتی ہیں لیکن ماڈل ٹاؤن میں جو بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں وہ یاد نہیں رہتے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ No. Not allowed. Thank you very much.

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بارے میں آپ کو بتا رہے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میرے پاس آ گئی ہے اور اگر آپ کہیں تو میں پوسٹ مارٹم رپورٹ پڑھ دیتا ہوں۔ اس کی forensic report ابھی آنی ہے، بہتر ہو گا کہ وہ ساری رپورٹ ایک ساتھ پیش ہو اور جو بھی حقائق ہوں گے وہ سامنے آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب آپ اس پر کیا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! آپ کہیں تو میں رپورٹ پڑھ دیتا ہوں، ٹیکنیکل سا جواب ہے اس میں کافی medical terms use ہوئی ہیں to be very frank میں ان کو نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ medical terms کیا ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ یہاں پر ڈاکٹر صاحبان بھی موجود ہوں گے جو اس کو بہتر طریقے سے translate کر لیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی کچھ عرض کروں۔

جناب سپیکر: ٹائم بھی زیادہ ہو گیا ہے آپ مہربانی کریں اس کو pending کر لیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس سوال کو pending کر لیتا ہوں اس کی تفصیل next time آ جائے گی۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اس معاملے میں ان کے ساتھ ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کروں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر! میرے پاس اس کی رپورٹ آ گئی ہے،اس کے مطابق پیچھے سے فائر ہوا ہے،back سے فائر ہوا ہے اور گولی درمیان میں سے گزر گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!اس میں کانسٹیبل اور ایک اے ایس آئی کی غلطی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے جو ذمہ دار ہیں، جیسے وہاں کا تھانیدار ،ڈی ایس پی ،اے ایس پی اور ایس ایس پی ہے کیا اس کے خلاف بھی کارروائی ہو گی یا نہیں؟ یہ ایک ادارے کے discipline کا معاملہ ہے ،ان کی ٹریننگ کا معاملہ ہے کہ کیا پولیس کی ٹریننگ میں کوئی problem ہے ان کی کوئی psychological problem ہے کہ وہ اپنے superior کی بات نہیں مانتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں سب سے زیادہ ذمہ دار اس علاقے کا ایس پی ہے۔

جناب سپیکر:قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہو سکتا،اس کا medico legal ہو جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:مہربانی۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے ۔جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 239/15 مؤخر تھی، پہلے اس کو take up کرتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس میں گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب مکمل طور پر موصول نہیں ہوا لہذا میری گزارش ہے کہ next week تک کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر! میری یہ تحریک التوائے کار کب کی آئی ہوئی ہے،اس میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا کہ محکمے اتنے عرصہ میں اس کا جواب بھی نہ دے سکیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!دیکھیں یہ تحریک التوائے کار کب سے pending ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!15۔مارچ سے pending ہے۔

MR SPEAKER: Very sad.

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس میں اصل بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر:آپ اس کانوٹس لیں،یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس میں تین departments involve ہیں اور تینوں محکموں کی طرف سے جواب آنا ہے۔

جناب سپیکر:آپ یہ دیکھیں کہ تحریک التوائے کار میں recent occurrence کے معاملات ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:Recent occurrence کے معاملات کا جب وہ جواب مانگتے ہیں تو آپ اس کے جواب میں تین،پانچ،سات مہینے لگادیں تو یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!انشاءاللہ next week اس کا جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر:آپ کی مہربانی۔اس کے بعد آپ کو ٹائم نہیں دیا جائے گا۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 246/15 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کی ایک کاپی مجھے بھی دے دی جائے تاکہ محرک کو پتا چل سکے کہ کس تحریک التوائے کار کا جواب ہے۔

جناب سپیکر:کس کی کاپی؟

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میری جس تحریک التوائے کار کا جواب الحمدللہ اگر آ ہی گیا ہے تو اس کی کاپی مجھے مہیا کر دی جائے۔محرک کو کم از کم پتا تو ہونا چاہئے کہ۔۔۔

جناب سپیکر:شیخ صاحب!آپ بلاوجہ غصہ کس پر نکال رہے ہیں،آپ مجھے یہ تو بتائیں،آپ پہلے کھڑے ہو کر غصے میں بات کرتے ہیں اور باقی بات بعد میں کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے آپ میری بات سن لیں، یہ جو مسئلہ ابھی سامنے آئے گا آپ خود دیکھ لیجئے گا کہ اس کا جواب آنے کے بعد آپ کو بھی غصہ آئے گا، جس قسم کا جواب آئے گا وہ مجھے بھی پتا ہے اور یہ ہیلتھ کے بارے میں ہے آپ بھی سن لیجئے گا۔

جناب سپیکر: آپ کو تو جواب کا پہلے ہی پتا لگ گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پتا اس لئے لگ گیا ہے کہ جس قسم کے جوابات محکموں کی طرف سے آتے ہیں ایوان کو اس کا پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شیخ صاحب سے پوچھیں کہ ان کو غصہ کس پر ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ پر کم آتا ہے مجھ پر زیادہ آتا ہے، کسی اور پر ان کو غصہ نہیں آتا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!

ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پر پیار آتا ہے

جناب سپیکر: مہربانی۔

ملک میں گردوں اور جگر کی بیماریوں میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ملک میں گردوں اور جگر کے امراض میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، ان امراض کے پھیلاؤ میں بہت سے عوامل شامل ہیں جن پر قابو پانے کے لئے حکومت پنجاب انتہائی تندہی سے کام کر رہی ہے۔ ان امراض کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ آبادی کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہے جو کہ نہ صرف resources میں کمی کا باعث بن رہا ہے بلکہ ان امراض سمیت دیگر مہلک بیماریوں کی شرح میں اضافے کا بھی سبب ہے۔ محکمہ صحت ان امراض کی روک تھام کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لا رہا ہے اور PKLI کے نام سے جدید سہولتوں سے مزین ہسپتال کی تعمیر شروع کر دی گئی

ہے۔مزید برآں شیخ زید ہسپتال لاہور میں جگر کی بیماریوں کی پیوند کاری سے متعلق جدید سنٹر نے پہلے ہی کام شروع کر رکھا ہے۔یہاں کامیابی سے جگر کے تمام امراض کا شافی علاج موجود ہے اور جگر کی پیوند کاری کے کامیاب آپریشن بھی ہو رہے ہیں۔اس کے علاوہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں خصوصاً تدریسی ہسپتالوں میں ان امراض و دیگر مہلک امراض کی تشخیص اور بعد ازاں مکمل علاج معالجہ کی تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ ہزاروں مریضوں کے لئے باعث شفاء ہے۔جہاں تک میو ہسپتال لاہور کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی سے جدا ہونے کا تعلق ہے، یہ عرض ہے کہ میو ہسپتال محکمہ صحت کا بڑا تدریسی ہسپتال ہے، کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے پروفیسر اور دیگر تدریسی عملہ روز اول کی طرح میو ہسپتال میں علاج معالجہ کی سہولیات دینے کے ساتھ طلباء کو انڈر گریجویٹ اور پی جی آر کے تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔مزید برآں محکمہ صحت نے ہسپتال کو فنڈز وغیرہ کی فراہمی میں تیزی کی ہے جس کی وجہ سے اب یہ ہسپتال اپنے زیر التواء پراجیکٹس کی تکمیل کر رہا ہے۔ان پراجیکٹس کے باعث ہسپتال کی کارکردگی میں نمایاں بہتری آ جائے گی۔کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کو یونیورسٹی ایکٹ کے تحت ایک خودمختار یونیورسٹی کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔اس ایکٹ کے تحت میو ہسپتال کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے دائرہ اختیار میں نہ آتا ہے تاہم تمام طلباء کی بہتری اور مریضوں کو بہتر طبی سہولیات باہم پہنچانے کے لئے میو ہسپتال کو محکمہ صحت کے تابع کر دیا گیا ہے اور اس کا الحاق کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی سے کیا گیا ہے۔ہسپتال سے کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے پروفیسر حضرات مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں اور طلباء کی تعلیم کا ذریعہ بھی ہیں۔جہاں تک لیڈی ولنگڈن، لیڈی ایچی سن ہسپتالوں کی سپردگی کا تعلق ہے، یہ ہسپتال کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے ساتھ پہلے سے الحاق کئے جا چکے ہیں اور ان ہسپتالوں کو چلانے کے لئے مکمل بااختیار کیا گیا ہے۔محکمہ صحت نے گردوں کی غیر قانونی پیوند کاری کے قبیح کاروبار کو روکنے کے لئے Human Organ Transplant Act 2012کا اجراء کر دیا ہے جس کے تحت Punjab Human Organ Transplant Authority بھی قائم کی جا چکی ہے۔مزید برآں تمام تدریسی ہسپتالوں میں گردے اور جگر کے امراض کے علاج کے لئے بھی ماہر ڈاکٹر موجود ہیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔آپ بتا دیجئے جو ہسپتالوں کے حالات ہیں۔میں آپ کے علم میں صرف پرسوں کا ایک واقعہ لانا چاہتا ہوں کہ میرے کارپٹ منیجر کے بچے کا ایکسیڈنٹ ہوا تو میں خود سروسز ہسپتال گیا۔آپ

یقین کیجئے کہ وہاں ڈاکٹروں نے اس کے باپ کو یہ کہا کہ اس کو یہاں سے فوراً لے جائیں اس کی دو جگہوں سے ٹانگ fracture ہے، یہاں اس کا کچھ نہیں ہونا اور اگر اس کی turn آئی بھی تو وہ تین مہینے بعد آئے گی۔ یقین کیجئے کہ ہسپتالوں میں حالات اچھے نہیں ہیں، مجھے معلوم تھا کہ میرے بھائی گوندل صاحب نے rosy picture دکھائی ہے۔ آپ بتادیں اور آپ کو خود بھی تجربہ ہے آپ کے پاس بھی لوگ آتے ہوں گے۔ میں نے اس کے اندر ذکر کیا کہ میرے حلقے میں ایک سابقہ sweepress عرصہ دراز سے گائنی کے آپریشن کر رہی ہے اور میں آج بھی ثابت کر سکتا ہوں لیکن انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر! میں آج یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا سپیشلسٹ پروفیسر نہیں ہے جس کے پاس جائیں تو وہ پندرہ بیس ہزار سے کم کا ٹیسٹ لکھ کر نہ دے۔ ان کو بھی پتا ہے کہ فیروز سنز کی ایک میڈیسن کو ہیپاٹائٹس سی کے لئے approve کیا گیا ہے لیکن اس کی اس لئے مارکیٹنگ نہیں کی جارہی کہ جو انجکشن چودہ ہزار روپے کا ہے وہ کون لوگ بیچ رہے ہیں آپ کو بھی علم ہے۔

جناب سپیکر: مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چلیں میں آپ کو آگاہ کر دوں گا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو اربوں روپیہ دیا جارہا ہے اور ground reality یہ ہے کہ لوگوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرائیویٹ ہسپتال اس وقت بہترین بزنس ہیں، ان سرکاری ہسپتالوں سے customers جاتے ہیں اور بزنس وہاں ہو رہا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنے طور پر اس پر ایک کمیٹی بنادیں اور وہ اچانک کسی بھی ہسپتال میں جا کر دیکھ لے۔ پچھلے دنوں خود میو ہسپتال کے ایم ایس کو ہارٹ اٹیک ہوا تو وہاں پر 1960 کا جو کارڈیک کا بہترین وارڈ تھا اس میں کوئی facility نہیں تھی۔ یہ باتیں ریکارڈ پر موجود ہیں میں یا کوئی بھی محرک اگر یہ بات علم میں لاتا ہے تو ہمیں اس کا حل سوچنا چاہئے، ہمیں اس کو دبانا نہیں چاہئے۔ مجھے پتا تھا کہ یہی جواب آئے گا۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ اس معاملے کو seriously لیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: دیکھیں ان کی بات واقعی کچھ وزنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کر دوں کہ انہوں نے جس جس خامی کی نشاندہی کی ہے وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن الحمدللہ گورنمنٹ بھی

اپنے تمام وسائل کے مطابق ہسپتالوں کا معیار بہتر کرنے کے لئے کوشاں ہے اور انشاء اللہ مزید بہتری کی طرف بھی ہمہ وقت کوشاں رہیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ ہم سب کے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ لاء منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ میرے لئے یہ ایک اہم بات ہے جو میں اب کرنے لگا ہوں کہ جب ہم کاروباری لوگ کسی customer کو بہت low grade deal کریں تو ہم اس کے پاس جونیئر ایگزیکٹو بھیجتے ہیں کہ اس کے پاس جا کر اس سے نمٹ لو۔ دنیا میں جتنا مرضی کوئی قابل آدمی ہو، کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ پچاس محکموں کا جواب دے کر یاد بھی رکھے کہ کس نے کیا کیا؟ آپ مجھے خود بتا دیں کہ کیا وجہ ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ نے، ہر آرگنائزیشن نے باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ بانٹے ہوتے ہیں۔ گوندل صاحب جتنے مرضی قابل ہوں گے میں کہتا ہوں کہ میرے سے تو ہزار گنا زیادہ قابل ہوں گے لیکن آپ مجھے بتائیں کہ ایجوکیشن کا جواب انہوں نے دینا ہے، ہیلتھ کا بھی انہوں نے دینا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے تحاریک التوائے کار کا جواب دینا ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سبجیکٹ تو منسٹر کے پاس نہ آیا ناں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بڑی اہم بات ہے آپ مجھے جواب تو دے کر جاتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں آ گیا ہوں آپ فکر نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے چلیں آپ مجھے بتا دیں کہ کیا کوئی بھی شخص تمام معاملات میں specialize ہو سکتا ہے؟ ایک وقت تھا کہ اسی ایوان میں رانا ثناء اللہ صاحب جواب دیا کرتے تھے اور مجھے بھی مزا آتا تھا۔ کئی دفعہ رانا ثناء اللہ صاحب کہتے تھے کہ جواب صحیح نہیں ہے اس لئے میں مطمئن نہیں ہوں اور میں نہیں پڑھوں گا۔ اب یہاں پر حالات یہ ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ میرے حلقے میں ایک sweepers کئی سالوں سے گائنی کے آپریشن کر رہی ہے اس کا جواب ہی نہیں آتا اور ابھی اس کے بعد ایجوکیشن پر میرا کوئی issue آئے گا یا کسی بھی سبجیکٹ پر آئے گا تو گوندل صاحب ایک ہی جواب پڑھیں گے۔ اب آپ بتائیں کہ میں کیا کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ڈیپارٹمنٹس سے ہی جواب لیتے ہیں۔ شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 266 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!ابھی اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب نہیں آیا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ خود فیصلہ کیجئے کہ یہ ریپ کیسز پر ہے۔ میں ایک بات پوچھتا ہوں کہ ابھی ایک ریپ ہوتا ہے تو جج صاحب کہتے ہیں کہ پندرہ دن کے اندر parawise comments دیں تو بڑے سے بڑا ڈیپارٹمنٹ پندرہ دن کے اندر parawise comments دیتا ہے۔ یہ دس کروڑ عوام کا ایوان ہے اسے یہاں پر سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں کہ اس کو اگلے سیشن تک لے جائیں گے اس کے بعد اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب!اس کا کب تک جواب آئے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!انشاء اللہ next week میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیوں؟ یہ تحریک التوائے کار 26۔مارچ 2015 کو بھیجی تھی یعنی اسے چار مہینے ہو گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس میں دو تین ڈیپارٹمنٹس ہیں دو مختلف تھانوں کے واقعات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنا ٹائم لگتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!جو فوجداری مقدمہ درج ہوا ہے اس کی رپورٹ منگوانی ہے plus انہوں نے جو general discussion کی ہے اس کا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے جواب لینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب!آپ محکموں کو defend نہ کریں بلکہ ان پر action لے کر بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تین تین مہینوں تک جواب نہ دیں یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!جواب منگوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 268 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اسے بھی pending تو نہیں کرنا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی pending فرما دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کو جبری رخصت پر بھیجیں تاکہ وزراء صاحبان جواب دینے لگ جائیں۔ ان کے ہاتھ گھنٹہ گھر آ گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! اس کو serious لیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ میرے خیال میں آپ اگلی تحریک التوائے کار بھی pending کرائیں گے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف ریکارڈ پر ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب یونیورسٹی کی زمینوں کا معاملہ ہے مجھے معلوم تھا کہ اس کا جواب نہیں آئے گا لیکن آپ ذرا فرق دیکھیں اور مکافات عمل دیکھیں کہ پنجاب یونیورسٹی کے ٹیچرز کی جو ہاؤسنگ کالونی ہے اس پر orange line کی acquisition آ گئی ہے۔ آج پورے اخبارات اس پر بھرے ہوئے ہیں کہ انہوں نے protest کرنا ہے۔ مجھ سمیت یہاں پر موجود بہت سارے معزز ممبران پر پنجاب یونیورسٹی کا قرض ہے جب ہم اس کی زمینوں کی بات کرتے ہیں تو کہیں سے کوئی support نہیں آتی اور میڈیا بھی ہمیں support نہیں دیتا۔ آج جب ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی پر بات آئی ہے تو دیکھیں کہ میڈیا نے کیا کچھ کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کی ایک ایک انچ زمین مقدس ہے اور یہ دو سو سال کا حساب رکھ کر کی گئی تھی۔ پنجاب یونیورسٹی بنانے والوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں کروڑوں نہیں کھربوں روپے کا کام کریں گی اور اس یونیورسٹی کی قبر پر کریں گی۔ یہ سب کچھ پنجاب یونیورسٹی کی قبر پر ہو رہا ہے۔ آپ آج دیکھ لیجئے اور اس کو پڑھئے گا یہ رونگٹے کھڑے کر دینے والی تحریک التوائے کار ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ آپس میں decide کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: عباسی صاحب!پلیز ایک سیکنڈ I will be grateful. Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ابھی حال ہی میں ایک بڑا important event ہوا ہے، ان دنوں اسمبلی sitting میں نہیں تھی سپورٹس کی، کرکٹ کی جو بحالی اور جس سیریز کا یہاں پر انعقاد کرایا گیا میں اس پر حکومت پنجاب کو اور بالخصوص کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ جو وزیر داخلہ ہیں انہوں نے بہت محنت کی، چیف منسٹر پنجاب کا وژن تھا یہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ پاکستان میں مزید کرکٹ کی سیریز بھی ہوتی رہیں گی۔ میں آپ سے دوسری یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ

> The then Finance Minister, the then Law Minister, Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman made certain commitments to the Chair on the floor of the House.

وہ commitments آپ کی ڈیبیٹ کے اندر چھپی ہوئی ہیں۔

> and that commitment was that something will be told, something I don't know what it is. If it is right that what we said

اگر وہ درست ہے تو اس کے مطابق جواب آنا تھا اور اگر وہ غلط ہے جو مؤقف ہم نے اختیار کیا تو اس کا negate کر دیتے لیکن assurance دی گئی تھی اور کہا گیا تھا کہ کل صبح ایوان کو apprise کیا جائے گا۔

> We were present in the House kept waiting for the Honourable Minister due to certain unavoidable circumstances

وہ یہاں پر نہیں آ سکے۔ اب وہ جو assurance ہے آج staged portfolio ہیں معزز وزیر قانون یہاں پر ہیں matter ان کے بھی notice میں ہے یہ 2012 سے pending چلا آ رہا ہے، یہ Constitutional issue ہے اور یہ Special Committee constituted ہے۔ازراہ کرم آپ اس پر notice لیں، جو متعلقہ بنچز پر ذمہ داران ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تنخواہوں والے issue پر بات کر رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جی، Obviously

جناب ڈپٹی سپیکر: کل بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات discuss ہوئی تھی رانا صاحب بھی موجود تھے چونکہ جس وقت یہ معاملہ ایوان میں چلا تھا اس وقت پی ٹی آئی اور میاں محمود الرشید صاحب کی نمائندگی نہیں تھی۔ لاء منسٹر صاحب اور تمام جماعتوں کے یہاں پر جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں بشمول ڈاکٹر صاحب اور پیپلز پارٹی کے جتنے ممبران بیٹھے ہیں سب کی یہ مشترکہ خواہش تھی کہ کمیٹی کا جو decision تھا اس کو دوبارہ پارلیمانی لیڈر صاحبان ایک دفعہ review کریں گے بشمول قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب کیونکہ وہ موجود نہیں تھے اس میں ان کی رائے بہت ضروری تھی تو کل یہی decide ہوا تھا کہ تمام پارلیمانی لیڈرز ایک دفعہ بیٹھ کر اس کو review کریں گے اور اس پر جو بھی decision ہوگا اس پر implement کیا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا فیصلہ درست ہے۔ میری آپ سے صرف یہ استدعا ہو گی کہ basic laws یہ orders once passed could not be undone ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری submission سن لیں۔ ایک آرڈر سپیکر کا written order, it holds the ground it is enforced. Now, Speaker cannot redo his order یہ ایوان تو کر سکتا ہے۔ آپ یہاں پر لے آئیں اور فیصلہ کر دیں کہ جو کچھ ہوا سب undone آپ kindly اسے دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! انشاء اللہ وہ بہتری ہو گی۔ اب عباسی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! مجھے پتا ہے کہ آپ کیا بات کرنا چاہتی ہیں؟ میں جس وقت start کرتا ہوں اس وقت آپ بات کیجئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! نابینا افراد نے کلمہ چوک پر میٹرو بس کو روکا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے سارا راستہ بند ہو چکا ہے۔ کل یہاں وزراء صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی بنی تھی اور ان کی طرف سے اس ایوان کو بتایا گیا تھا کہ ان نابینا افراد سے ہماری بات چیت ہو گئی ہے اور ان کے معاملات طے ہو گئے ہیں۔ کل اسمبلی کے گیٹ پر نابینا افراد نے قبضہ کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے کافی معزز ممبران اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔ اب بھی ان نابینا افراد نے کلمہ چوک پر میٹرو بس کے راستے کو بند کیا ہوا ہے۔ یہ معاملہ پچھلے چھ ماہ سے لٹکا ہوا ہے اور کل جب منسٹر صاحب نے بتایا کہ ان سے ہمارے معاملات طے ہو گئے ہیں تو ہم بڑے خوش ہوئے تھے۔ کیا واقعی ان نابینا افراد سے معاملات طے ہو گئے ہیں اگر نہیں ہوئے تو محترم وزیر قانون اس کی وجوہات بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کل شاید آپ نے میڈیا پر نہیں دیکھا۔ ہماری ہمدردیاں نابینا افراد کے ساتھ ہیں لیکن جس طرح کل انہوں نے اسمبلی کے گیٹ پر کیا وہ بھی کوئی مناسب طریق کار نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ failure آپ کی انتظامیہ اور حکومت کا ہے۔ کل اسمبلی کے گیٹ پر جو کچھ ہوا اس کی ذمہ دار آپ کی انتظامیہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! انتظامیہ کیا کرے؟ اگر کوئی انہیں سختی سے روکنے کی کوشش کرتا ہے تو اس پر بھی حزب اختلاف کے ممبران کو اعتراض ہوتا ہے۔ نابینا افراد کا یہ روّیہ ناقابل برداشت ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر یہ حکومت چند نابینا افراد کے معاملات settle نہیں کر سکتی تو پھر دس کروڑ عوام کے مسائل کس طرح حل کرے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! کل شاید آپ نے رانا ثناء اللہ صاحب کی بات نہیں سنی۔ رانا ثناء اللہ صاحب! کل آپ کی نابینا افراد یا ان کے نمائندوں کے ساتھ کافی دیر تک میٹنگ ہوتی رہی ہے تو اس کی update بتادیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ special persons یا معذور لوگوں میں سب سے severe condition نابینا افراد کی ہے۔ ویسے تو اگر کسی کے جسم کے کسی حصے میں بھی تھوڑا بہت نقص ہو تو اسے معذور لوگوں کی category میں ڈال دیا جاتا ہے لیکن بصارت سے محرومی ایک بڑی ہی severe position ہے۔ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ کل نابینا افراد نے اپنے احتجاج کے دوران جو کچھ کیا اس کا بالکل کوئی جواز نہیں بنتا تھا لیکن اس

کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کے ساتھ معاملہ فہمی سے کام لینا چاہئے۔کل جو نابینا افراد احتجاج کر رہے تھے ان کے ساتھ ہماری تقریباً دو گھنٹے بات چیت ہوئی ہے۔ان کے تین issues تھے جن میں سے ایک مطالبہ یہ تھا کہ ہمیں daily wages پر تنخواہیں نہیں مل رہیں وہ دلوائی جائیں۔اسی طرح ان کا دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ کو daily wages پر اس وقت تک تنخواہ ملتی رہے گی جب تک کہ آپ کی regular appointment نہیں ہو جاتی لیکن ہمیں اس وعدہ کے باوجود فارغ کر دیا گیا ہے۔میں نے سیکرٹری سوشل ویلفیئر کی ذمہ داری لگائی تھی کہ آپ تین دن کے اندر اندر ان دونوں issues کو resolve کریں۔ان کا تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ ہمارا کوٹا بڑھایا جائے تو وہ پہلے ہی دو سے تین فیصد ہو چکا ہے۔اس وقت special persons کے لئے کل 2900 اسامیاں ہیں۔اس میں ان کا مطالبہ ہے کہ نابینا افراد کو ترجیح دی جائے۔اس بات کو بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے اصولی طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ ان 2900 اسامیوں پر بھرتی کرتے وقت first preference نابینا افراد کو دی جائے گی۔

جناب سپیکر!اب مسئلہ یہ ہے کہ ان کی کوئی ایسوسی ایشن یا آپس میں رابطہ نہیں ہے۔کل جو نابینا افراد احتجاج کر رہے تھے انہوں نے پانچ لوگوں کو اپنا نمائندہ مقرر کیا،ان کے ساتھ بات چیت کی گئی اور اس کے بعد انہوں نے اپنا احتجاج ختم کر دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہمیں تحریر کر کے دیا جائے تو ہم نے انہیں تحریر کر کے دے دیا بلکہ حزب اختلاف کی طرف سے میاں محمد اسلم اقبال صاحب بھی میرے ساتھ تھے اور انہوں نے بھی اس تحریر پر دستخط کئے،ان کو دلاسہ اور حوصلہ دیا کہ آپ فکر نہ کریں اگر آپ کا کوئی مسئلہ حل نہ ہوا تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔اب وہ لوگ احتجاج ختم کر کے چلے گئے۔آج صبح پندرہ بیس لوگ مزید آ گئے اور یہ کل والے نہیں ہیں۔ان کی آپس میں کوئی coordination نہیں ہے۔میں نے ڈی سی او لاہور سے کہا تھا تو وہ وہاں پر گئے اور ان کو اپنے دفتر میں لے آئے ہیں۔میں نے ڈی سی او سے کہا ہے کہ جب اجلاس ختم ہو تو آپ ان کو میرے پاس لے آئیں۔اب ان نابینا افراد کو بھی صرف کل والی بات سمجھانی ہے کہ آپ کے معاملات کو ہم نے resolve کر دیا ہے اور آنے والے دنوں میں آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔میری اطلاع کے مطابق ڈی سی او صاحب ان کو اپنے دفتر میں لے آئے ہیں اور اب وہ میٹرو بس روٹ کے اُوپر دھرنا دے کر نہیں بیٹھے ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:بہر حال ان نابینا افراد کے احتجاج کی وجہ سے کل معزز ممبران کو اسمبلی آنے میں بہت دشواری ہوئی ہے۔مہربانی کر کے ان کے ساتھ اسمبلی سے باہر ہی معاملات طے کئے جائیں اور ان

کو یہاں اسمبلی کے قریب نہ آنے دیا کریں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ! آپ نے بھی کوئی بات کرنی تھی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ایک اہم issue کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں۔ آج بڑے سالوں کی تگ و دو کے بعد Protection of Women Against Violence Bill پنجاب اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ Protection of Women Against Violence Bill پر بات کرنا چاہتی ہیں۔ میں اس مقدس ایوان کو inform کر دوں کہ کل قائد حزب اختلاف میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے اس Bill پر اپنی کچھ reservations کا اظہار کیا تھا۔ آج ڈاکٹر سید وسیم اختر، میاں محمد اسلم اقبال کچھ دوسرے معزز ممبران اور عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے بھی اس Bill کی کچھ Clauses پر اپنی reservations کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر نے یہ بھی کہا ہے کہ دیکھیں جب آپ کوئی Bill ایجنڈے پر لاتے ہیں تو اس میں کم از کم two clear days دیئے جاتے ہیں تاکہ معزز ممبران اسے پڑھ کر اس پر اپنی ترامیم دے سکیں۔ آپ کل اس Bill کو ایجنڈے پر لائے ہیں اور آج اسے پاس کروانے کے لئے رکھ دیا ہے۔ ہمیں وہ two clear days نہیں ملے تاکہ ہم اس کو پوری طرح سے پڑھ کر اس بارے میں اپنی ترامیم لا سکیں۔ میں نے اس بارے میں وزیر اعلیٰ سے بات کی ہے اور انہوں نے اس سے agree کیا ہے۔ اب میں اس پورے مقدس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اگلے دو دنوں یعنی next two clear days میں اپنی ترامیم دے دیں۔ میں two clear days کی بات اس لئے کر رہا ہوں تاکہ یہ بات ایک حد پر ختم ہو اور جس جس کو بھی اس Bill کے بارے میں کوئی reservations ہیں وہ اس حوالے سے اپنی ترامیم دے دیں۔ اس کے بعد ان ترامیم کے حوالے سے ہم ایک کمیٹی تشکیل دیں گے جس میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے معزز ممبران شامل کئے جائیں گے لیکن اس کی خصوصیت یہ ہو گی کہ اس میں پچاس فیصد ہماری بہنیں خواتین ممبران شامل ہوں گی۔ وہ کمیٹی ان ترامیم پر غور کرے گی اور پھر جس Bill پر consensus ہو گا اس کو انشاءاللہ تعالیٰ دوبارہ ایوان میں لایا جائے گا اس لئے میں اس Bill کو consideration and passage کے لئے آج پیش نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ! وزیر قانون صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ بات کر دی ہے اور آپ بھی یہی کچھ چاہتی تھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ بہت ہی wisdom based فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہمیں اس Bill کو صوبہ پنجاب کے اندر implement کروانا ہے اور اس Bill کی کچھ Clauses پر بالکل بحث ہونی چاہئے جو کہ اس سے پہلے نہیں ہو سکی۔ میں وزیر قانون صاحب کا اس پر شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

Now, we take up the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے آج اخبار میں پڑھا ہے کہ سکیورٹی پر مامور پندرہ سو پولیس ملازمین کو ریٹائر کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ جن پولیس ملازمین کی عمر 50 سال ہو گئی ہے ان کو یہ فارغ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ یہ بھی اسمبلی کے سامنے احتجاج کے لئے بیٹھے ہوں میں وزیر قانون سے درخواست کروں گی کہ اس معاملے کو ضرور دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015."

(The motion was carried.)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

The Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون موٹر وہیکل کاروبار لائسنس ہولڈرز پنجاب2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Nighat Intisar, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mian Khurram Jahangir Wattoo And Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں) گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم پورا ہے، اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ Any mover may move it. کوئی بھی move کرنے کے لئے ایوان میں موجود نہیں ہے۔ جی، اس کو withdrawn تصور کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون موٹر وہیکل کاروبار لائسنس ہولڈرز پنجاب 2015

(۔۔۔جاری)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill, 2015 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill, 2015 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Motor Vehicle Transaction Licensees Bill, 2015 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Provincial Motor Vehicle (Second Amendment) Bill 2015."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Excise and Taxation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration .Since there is no amendment in it, the question is:

"That the preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration .Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill, 2015 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill, 2015 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill, 2015 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا منور غوث صاحب rules کو suspend کر کے کوئی قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے؟

قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

ماڑی گور چانی (راجن پور) کو صحت افزاء مقام کا درجہ دینے اور اس کی ترقی کے لئے ترقیاتی ادارہ قائم کرنے کا مطالبہ

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماڑی گور چانی ضلع راجن پور جو کہ انتہائی خوبصورت، ٹھنڈا اور صحت افزاء پہاڑی مقام ہے، کو صحت افزاء مقام declare کیا جائے اور ماڑی گور چانی کو ڈویلپ کرنے کے لئے ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم کی جائے۔ ماڑی گور چانی کی ڈویلپمنٹ سے مری اور دوسرے شمالی علاقہ جات پر بوجھ بھی کم ہو جائے گا اور اس سال بجٹ میں اس کی تعمیر و ترقی کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماڑی گور چانی ضلع راجن پور جو کہ انتہائی خوبصورت، ٹھنڈا اور صحت افزاء پہاڑی مقام ہے، کو صحت افزاء مقام declare کیا جائے اور ماڑی گور چانی کو ڈویلپ کرنے کے لئے ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم کی جائے۔ ماڑی گور چانی کی ڈویلپمنٹ سے مری اور دوسرے شمالی علاقہ جات پر بوجھ بھی کم ہو جائے گا اور اس سال بجٹ میں اس کی تعمیر و ترقی کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ صدارت کر رہے ہوں تو ماڑی گور چانی کی ڈویلپمنٹ کو oppose نہیں کیا جا سکتا۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کی مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری صرف یہ ایک تجویز ہو گی کہ ماڑی گور چانی کی بجائے اس کو یہاں پر طاقتور گور چانی کیا جائے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب!واقعی۔جی،سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ماڑی گورچانی ضلع راجن پور جو کہ انتہائی خوبصورت، ٹھنڈا اور صحت افزاء پہاڑی مقام ہے، کو صحت افزاء مقام declare کیا جائے اور ماڑی گورچانی کو ڈویلپمنٹ کرنے کے لئے ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم کی جائے۔ماڑی گورچانی کی ڈویلپمنٹ سے مری اور دوسرے شمالی علاقہ جات پر بوجھ بھی کم ہو جائے گا اور اس سال بجٹ میں اس کی تعمیر و ترقی کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری عبدالرزاق ڈھلوں مجلس قائمہ برائے مقاقی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) ممانعت کم عمری کی شادی 2015

کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر!میں

The Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 11 of 2015) moved by Mian Khurram Jahangir Wattoo, MPA PP-193

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ محترمہ! آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا لیکن جس وقت موقع تھا میں اسی وقت بات کرنا چاہ رہی تھی۔ آج جو ہمارا خواتین سے متعلقہ بل اسمبلی میں پیش ہونا تھا اس کے حوالے سے میں بھی حکومت کا شکریہ ادا کروں گی کیونکہ جب کل اس بل کو lay کیا گیا تھا تو اس کو ہم نے رات دس بجے تک study کرنے کے بعد انتہائی عجلت میں کچھ ترامیم ہماری اپوزیشن کی خواتین کی طرف سے کل جمع کروادی گئی تھیں لیکن پھر بھی میں نے یہ محسوس کیا اور آج بھی جب میری ممبران سے بات ہوئی تو حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی بہت ساری خواتین، مرد حضرات اور تمام لوگوں کو تحفظات تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ بہت اچھا فیصلہ ہے کہ ہم سب مل کر اگر اس بل کی تیاری میں حصہ لیں گے تو ترامیم اچھی آئیں گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس پر آپ لاء منسٹر صاحب کو credit ضرور دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، بالکل میں اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ یہ بہت اچھا فیصلہ ہے اور لاء منسٹر صاحب نے اس کو initiate کیا ہے۔ ان کا بھی بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ بہت important Bill ہے جو کافی سالوں کی effort کے بعد آیا ہے کیونکہ میں نے بھی اس پر پنجاب اسمبلی میں بل جمع کروایا تھا اور میں سمجھتی ہوں کہ اس کی ضرورت تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس میں ترمیم دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! Women Protection Bill کے حوالے سے جو مجھ سے ہوم ورک ہو سکتا تھا وہ میں نے کیا ہے، اس بات کی کوشش کی اور میں نے رانا صاحب کی خدمت میں بھی یہ بات عرض کی کہ ہمیں خیال رکھنا چاہئے کہ یہ اسمبلی قیامت والے روز اللہ اور اللہ کے رسول کے عتاب کی مستحق نہ ہو جائے۔ الحمد للہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے معاملے کو سمجھا ہے اور قائد حزب اقتدار میاں محمد شہباز شریف سے بھی انہوں نے بات کی جنہوں نے اس بات کو second کیا

ہے اس کے لئے میں اِن کا اور وزیر اعلیٰ کا بھی مشکور ہوں کہ genuine بات پر انہوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے یقیناً ہم سب مل کر انشاء اللہ اس کو بہتر بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو آج ایوان نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کی ہے تو اب چونکہ یہ معاملہ کھل چکا ہے تو ایوان کی طرف سے بہت پُرزور مطالبہ ہے کہ پہلے اس صحت افزاء مقام کی ہمیں سیر کروائی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں یہاں پر بیٹھ کر یہ commit کرتا ہوں کہ بجٹ سیشن کے بعد رانا صاحب کی سربراہی میں پورا ایک وفد جس میں جو بھی دوست شامل ہوں اُن سب کو invite کروں گا۔ سب دوست ہمارے ساتھ راجن پور چلیں گے تو میرے لئے خوشی اور اعزاز کی بات ہو گی۔ بجٹ سیشن کے بعد آپ کی سربراہی میں انشاء اللہ چلیں گے۔ بہت شکریہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! بڑی نوازشات ہو رہی ہیں اور وزیر قانون بہت cooperate کر رہے ہیں۔ میری بھی ایک گزارش ہے کہ میرا ایک حلقہ مل صادق آباد کا area ہے جہاں پر سیوریج کا بہت پانی کھڑا ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو boating spot کا درجہ دے دیا جائے کیونکہ دو سال سے میں اس کے لئے فنڈز مانگ رہا ہوں جو کہ نہیں مل رہے لہٰذا دو کشتیاں ہی دے دی جائیں تاکہ لوگ وہاں پر boating کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! چلیں، راجن پور سے واپسی کے بعد وہ جگہ بھی visit کر لیں گے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بھی جاتے جاتے بات کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایک دو منٹ بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ متفقہ قرارداد کے حوالے سے وزیر قانون نے بھی جو تجویز پیش کی ہے بہر حال وہ اپنی جگہ پر ہے۔ میری مختصر سی قرارداد یہ ہے کہ صحت افزا مقامات تو امراء کے لئے ہیں لیکن ملک کی 98 فیصد آبادی جو کہ غریبوں، مزدوروں اور کسانوں پر مشتمل ہے ان کی دھوپ سڑیوں کا بھی سوچا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 12۔ جون 2015 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔